SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, September 24, 2004

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty five minutes past ten in the morning with Mr. Acting Chairman (Mr. Khalil-ur-Rehman) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولقد ذرانا لجھنم کثیراً من الجن و الانس لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان لا یسمعون بھا اولئک کالانعام بل ھم اضل اولئک ھم الغفلون O ولله الاسماء الحسنیٰ فادعوه بھا وذروا الذین یلحدون فی اسماه سیجزون ما کانوا یعملونO

ترجمہ۔ اور ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لئے پیدا کئے ہیں ان کے دل ہیں لیکن ان سے سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں۔ اور ان کے کان ہیں پر ان سے سنتے نہیں ۔ یہ لوگ (بالکل)چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بھٹکے ہوئے یہی وہ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور خدا کے سب نام اچھے

ہی اچھے ہیں تو اس کو اس کے ناموں سے پکارا کرو ۔ اورجو لوگ اس کے ناموں میں
کجی (اختیار) کرتے ہیں ان کو چھوڑ دو۔ وہ جو کچھ کر رہے ہیں عنقریب اس کی سزا
پائیں گے ۔واخردعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(سورۃ الاعراف ۱۸۰ ـ ۱۷۹)

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب قائم مقام چیئرمین، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Question Hour and this is going to be a question hour only. We take up questions. Question No. 76. Farhat Ullah Babar.

76. * **Senator Farhat Ullah Babar**: Will the Minister for Housing and Works be pleased to refer to the Senate Starred Question No. 36 replied on December 24, 2003 and state:

(a) the definition of term disabled for purpose of allotment of plots;

(b) the procedure laid down for determining disability and the authority who approves such recommendations;and

(c) the safeguards devised against possible misuse of the quota for disabled?

Syed Safwanullah (Minister for Housing and Works): (a) The term disabled for purpose of allotment of plots is defined as under:-

(a) **Class "A" - Major Disability**

(i) Loss of use of two or more limbs.

(ii) total loss of eyesight.

(iii) Paraplegics or hemlegia.

(iv) Lunacy.

(v) Wounds, injuries or diseases resulting in a disability due to which a person becomes incapacitated.

(vi) Advanced incurable diseases where a special recommendation, on the merits of each case, is made by the medical board/medical board/medical authority.

(b) **"A" - Partial Disability**

(i) Loss of hand or foot.

(ii) Very severe facial disfigurement.

(iii) Emasculation.

(iv) Total loss of speech.

(v) Total deafness (both ears)

(vi) Advance cases of incurable disease.

(C) Class "B" - Minor Disability.

(i) Loss of thumb of at least three fingers of hand.

(ii) Partial loss of one or both feet at or beyond tarsome/tatarsal joint.

(iii) Loss of vision of one eye.

(iv) Loss of all toes of one or both feet.

(b) A Sub-committee constituted for the purpose scrutinizes applications received under disabled quota and assesses the degree of disability of the applicants . The recommendations made by the Sub-committee are considered and approved by the Executive Committee

of the Housing Foundation.

(c) The Sub-committee appears competent enough to ensure necessary safeguards against misuse of the quota earmarked for disabled persons. Composition of the sub-Committee is as under:-

1.	Senior Joint Secretary (Works) M/o Housing & Works.	Chairman
2.	Deputy Secretary (Admn) M/o Housing & Works	Member
3.	Director (Finance & Admn) Housing Foundation.	Member
4.	One Senior Officer of Pakistan Medical Council.	Member
5.	One Medical Officer of F. G. Services Hospital.	Member

Mr. Acting Chairman: Any supplementary.

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب والا! فاضل وزیر نے جن disables کو سرکاری plots دیئے ہیں ان disables کے بارے میں تین disabilities کی نشاندہی کی ہے۔ major disability, partial disability, minor disability میرا جو سوال تھا it arose out of question No.36 جو سینیٹ میں اسماعیل بلیدی صاحب نے 24th December 2003 کو پوچھا تھا اور اس سوال کے جواب میں فاضل وزیر نے 36 government officials کی list submit کی تھی جن کو disable quota میں plots ملے ہیں۔ میرا سوال فاضل وزیر سے یہ ہے کہ آیا یہ 36 لوگ جن کو disable quota سے plots ملے ہیں کیا ان میں سے کوئی ایک بھی ان تین disabilities سے suffer کرتا ہے جس سے اس بات کے حقدار ہوتے ہیں کہ ان کو

plot ملے۔

سید صفوان اللہ (وفاقی وزیر برائے ہاؤسنگ و تعمیرات)، جناب چیئرمین ! جو فہرست دی گئی ہے وہ انہی تینوں اقسام کی disabilities کے پیش نظر دی گئی ہے۔ اگر ممبر موصوف کو کسی allottee کے سلسلے میں یہ خدشہ ہے کہ وہ ان تینوں disabilities سے باہر ہے تو وہ اس کی نشاندہی کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی تسلی اس سلسلے میں بھی کر دی جائے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ نشاندہی کر سکتے ہیں؟

سینیٹر فرحت اللہ بابر، جو specific cases ہیں ان کی نشاندہی بعد میں کر دوں گا ۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر minor سے minor disability بھی ہے، وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ چھتیس کے چھتیس افراد کیا ان کی ایک آنکھ نہیں ہے

That is the minor disability. When the honourable Minister says that all these 36 people actually suffer from a disability, the most minor of which is the loss of one eye.

جناب قائم مقام چیئرمین، صفوان اللہ صاحب! وہ کہتے ہیں آپ commit کریں۔

سید صفوان اللہ، میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ جو allotments ہوئی ہیں وہ ایک کمیٹی کی تشریح اور تفسیر کے بعد ہوئی ہیں جو ان تینوں disabilities کے زمرے میں آتی ہیں لیکن اگر کسی ایسے allottee کے سلسلے میں موصوف کو کوئی اطلاع ہے اور وہ نشاندہی کریں کہ کسی کی ایک آنکھ نہیں ہے یا ایک کان نہیں ہے یا ہے اور پھر بھی allotment دے دی گئی ہے تو پھر ہم اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جہاں تک ان کی معلومات کا تعلق ہے، یہ ہے Thank you.

سینیٹر فرحت اللہ بابر، وہ نشاندہی میں کر دوں گا۔

Mr. Acting Chairman: Anybody else. Dr. Said Sahib.

Senator Muhammad Said: Sir, there are a number of cases of favouritism in the case of disabled people. I would like to ask the Minister whereas there are a large number of disabled applications in the class A, that is major disability, how the final decision is made? Which of the six disabilities listed from one to six would carry more weight as compared to others?

Mr. Acting Chairman: This is a hypothetical question, please answer it.

Syed Safwan Ullah: The decision is made by a committee. The names of members are given. They are experts of their fields. They are medical professionals and the decision that they made that a certain disability exists, the committee decides on the basis of expert opinion.

جناب قائم مقام چیئرمین، جی بلیدی صاحب آخری سوال۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمعیل بلیدی، جناب! اسلام آباد میں جو allotment کا system ہے وہ انتہائی مشکل ہے۔ جو merit پر ہیں یا list میں ہیں لیکن اس کے علاوہ جو غریب ہیں ان کا کوئی سفارشی نہیں ہے اور انہیں پچاس سال تک گھر نہیں ملتا۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ system کو refined کرنے کے لیے وہ کوئی کوشش کر رہے ہیں کہ حق دار کو allotment مل جائے۔ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ جس کی سفارش ہے اس کو ملازمت کے ایک سال کے بعد گھر مل جاتا ہے لیکن جس کی 25 سے 30 سال کی service ہے وہ در بدر پھر رہا ہے۔ اس بیچارے کی تین ہزار تنخواہ ہے اور اس غریب کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ لہذا fool proof system بنانے کے لیے وزیر صاحب کیا کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین، جی وزیر صاحب فرمائیں۔

سید صفوان اللہ، جناب! یہ ضمنی سوال اس سے نہیں بنتا لیکن میں اس ایوان میں یہ

عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مکانات کی تعداد بہت قلیل ہے اور سرکاری اہلکاروں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس وقت جو availability کا ratio ہے وہ 4.6 % ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ پچھلے دس سال سے حکومت نے اپنی پالیسی کے تحت یہ طے کیا تھا کہ مکانات تعمیر نہیں کیے جائیں گے۔ یہ تو ایک الگ مسئلہ ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ allotments کسی favourtism کی بنیاد پر کیے جاتے ہیں' ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اسٹیٹ آفس میں درخواست دہندگان کی ایک list بنائی جاتی ہے جو پہلے قاعدہ تھا اس میں وقتاً فوقتاً درخواست دینے کی تاریخ اور اس کی seniority کو سامنے رکھتے ہوئے اس میں تبدیلی آ جایا کرتی تھی۔ اب اس چیز کو ہم نے ختم کر دیا ہے اور اب allotmentصرف seniority کی بنیاد پر ہو گی جو اس دن سے شروع ہو گی جس تاریخ سے allotment کے لیے درخواست دی جائے گی۔پہلے دو طریقے تھے کہ کہیں درخواست کی تاریخ متعین ہوتی تھی، کہیں اس کی seniority service کے حساب سے متعین ہوتی تھی وہ confusion اب ختم کر دی ہے۔ اس میں اور بھی بہتری لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلدی پریشانی رفع ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ اس پر بولیں گے ، دیکھیں اس پر تین سوال تو ہو گئے ہیں۔اس طرح تو باقی رہ جائیں گے۔ ٹھیک ہے کمیلی صاحب .but make it very short

سینیٹر محمد عباس کمیلی، جناب ! ابھی ابھی قاری صاحب نے جن آیات کی تلاوت کی اس میں بھی کچھ disabled persons کا تذکرہ ہے کہ لھم قلوب اللہ یفقھون بھا۔ ان کے پاس دل ہے مگر یہ سوچتے نہیں ہیں لھم عین اللہ یقصرون بھا، ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر یہ دیکھتے نہیں۔ لھم اذان اللہ یسمعون بھا ' ان کے پاس کان ہیں مگر یہ سنتے نہیں تو ایسے بھی کچھ disabled persons ہیں----

جناب قائم مقام چیئرمین، جی ہاں۔ وہ تو بہت سارے ہیں۔ جی ہدایت اللہ صاحب۔

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ، جناب چیئرمین صاحب ! یہ مکانات کا سلسلہ ہے' یہ ایک بہت بڑا پیچیدہ مسئلہ ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ جو سرکاری ملازم---

جناب قائم مقام چیئرمین، دیکھیں اس وقت سرکاری ملازم کی بات نہیں ہو رہی۔

اب disabled لوگوں کی بات ہو رہی ہے تو آپ disabled کی بات کریں۔

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ، جناب! میں اسی کی بات کر رہا ہوں کہ جو ملازم ریٹائر ہو جاتے ہیں وہ مکان خالی نہیں کرتے اور بعض جو موثر ملازمین ہوتے ہیں وہ مکان دوسروں کو کرائے پر دیتے ہیں۔ کیا اس کے سدباب کے لیے بھی وزیر صاحب نے کوئی چیز رکھی ہے یا نہیں۔اس وقت جو چھوٹے ملازم ہیں وہ بڑے تنگ ہیں اور ان کو مکان نہیں ملتا ہے کیونکہ اس کی دو ہزار تنخواہ ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، سن لیا ہے ۔ یہ ان معذوروں کا نہیں ہے جن کا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ یہ دوسرے معذوروں کا ہے جن کا انہوں نے ابھی ذکر کیا ہے، اس کا جواب دے دیں۔

سید صفوان اللہ (وفاقی وزیر برائے ہاؤسنگ و تعمیرات)، میں پھر یہی عرض کروں گا کہ آج کے سوال سے اس کا کوئی تعلق تو نہیں ہے لیکن اس معزز ایوان کی اطلاع کے لیے میں عرض کروں کہ جو مکانات ان لوگوں کو allot ہوتے ہیں اور ان میں سے جو لوگ retire ہو جاتے ہیں، بہت سے ایسے لوگ ہیں بلکہ کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو کوشش یہی کرتے ہیں کہ یہ مکان انہی کے پاس رہے لیکن ان سے خالی بھی کرایا جاتا ہے ۔ کچھ ان میں سے خالی نہیں ہوتے ہیں، کچھ دقتیں ہوتی ہیں، کچھ کے سلسلے میں ہمیں عدالت میں جانا ہوتا ہے۔ عدالت کی کارروائی اپنا الگ وقت لیتی ہے، وہ ایک الگ طریقہ کار ہے۔ ایسی بات نہیں کہ ہم اس طرف سے غافل ہیں لیکن یہ پورا نظام ہی اس انداز کا بنا ہوا ہے کہ اس کو بیک جنبش قلم ٹھیک نہیں کیا جاسکتا بہرحال کوششیں کی جا رہی ہیں۔"پنبہ کجا کجا نہم" والی ہی صورتحال ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین صاحب! ایک منٹ۔ جناب! ہمارے ایک colleague نے وزیر صاحب سے سوال کیا تھا اور ان سے انہوں نے جواب مانگا مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ وزیر صاحب ان ہی کو کہتے ہیں کہ آپ ہمیں اس کا جواب دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں وہ اس context میں نہیں تھا۔

سینیٹر آغا پری گل، مگر وزیر صاحب نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں list دو۔ آپ

ہمیں بتائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں نہیں۔ دیکھیں انہوں نے کہا ہے کہ آپ کو کسی ایسی چیز کا پتا ہے ----

سینیٹر آغا پری گل، جناب! یہ ریکارڈ ہوا ہے۔ میں کوئی غلط بات تو نہیں کہہ رہی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ان کے کہنے کے مطابق کوئی نہیں ہوا۔

سینیٹر آغا پری گل، مگر افسوس کی بات ہے کہ وزیر صاحب سوال والے سے یہ جواب پوچھتے ہیں کہ آپ بتائیں۔ جناب! ان کو detail دینی چاہیے' ان کو بتانا چاہیے۔ یہاں تو بہت زیادہ معذوری ہے۔ ٹانگ سے بھی معذور اور ہاتھوں سے بھی معذور ہیں ان کا کیا ہوگا۔ یہ صرف آنکھ' کان اور ناک کا جواب دیا ہے انہوں نے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، یہ کوئی سوال تو نہیں تھا' یہ ایک statement ہے لیکن آپ بتا دیں۔

سید صفوان اللہ (وفاقی وزیر برائے ہاؤسنگ و تعمیرات)، میں محترمہ کی اس تفصیل کا جواب دینا چاہوں گا۔ جو سوال کیا تھا اس سے متعلق جو جواب تھا وہ مسکت طور پر دے دیا گیا۔ جو ضمنی سوال کیا گیا تھا اس میں کچھ نئے گوشے نکالے گئے۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ ہماری اپنی اطلاع کے مطابق اور ہماری اپنی تفصیل کے مطابق کوئی اس قسم کی allotment نہیں ہوئی ہے جو ان تینوں فہرستوں سے باہر ہو لیکن اگر کوئی ایک آدمی بھی ایسا ہے جس کی وہ نشاندہی کر دیں تو ہم اس کا جواب دیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، دیکھیں! اگر اس حساب سے چلیں گے تو چار سوال ہوں گے اور پھر باقی لوگ complaint کریں گے۔

سینیٹر سید سجاد حسین بخاری، جناب! گزارش یہ ہے کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ لوگ سرکاری گھر نہیں چھوڑتے، جن کو چھوڑ دینا چاہیے' ان کے لیے ہم عدالت میں جاتے ہیں اور جو کچھ بھی کرتے ہیں' میں ان سے پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اگر concerned minister خود یہ کام کریں' انہوں نے خود federal lodges میں اپنا suite نہیں چھوڑا جبکہ ان کو

ministers' colony میں گھر بھی مل گیا ہے اور میں نے apply کیا تھا اور مجھے سینیٹ سیکرٹریٹ نے بار بار کہا کہ Minister چھوڑ نہیں رہے ہیں تو ہم کیا کریں۔ میں کہتا ہوں کہ اس کے لیے کیا کیا جائے؟

Mr. Acting Chairman: This is not a related question.

یہ آپ point of self-explanation پر کہہ رہے ہیں۔

سید صفوان اللہ (وفاقی وزیر برائے ہاؤسنگ و تعمیرات) : یہ personal explanation پر ہے۔ میں موصوف سے اس ایوان کے سامنے اس بات کا دعویٰ کرتا ہوں کہ اگر وہ یہ ثابت کر دیں کہ میں Parliament Lodges میں جس کمرے میں رہتا ہوں وہ آج بھی میرے نام ہے تو میں اس اسمبلی کی رکنیت سے اور وزارت سے استعفیٰ دینے کو ابھی اور اسی وقت تیار ہوں۔

Mr. Acting Chairman: There is no further discussion after this. Question No.77, Dr. Muhammad Ismail Buledi.

77. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Petroleum & Natural Resources be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that natural gas has been supplied to village Ghanipur, Union council No. 9 Bahawalpur City while this facility has not so far been provided to the adjacent villages namely Quaid-i-Azam Colony, Goth Bajan, Khano Wali, Sharif Abad and Darwali, if so, its reasons; and

(b) the time by which the said facility will be provided to these villages?

Mr. Amanullah Khan Jadoon (Minister for Petroleum and Natural Resources): (a) It is correct that natural gas has been

supplied to village Ghanipur, Union Council No. 9, Bahawalpur city during fiscal year 2003-04. Presently there is no proposal to supply gas to adjacent villages namely Quaid-i-Azam Colony, Basti Goth Bajan, Basti Khanowali/Darwali and Basti Sharif Abad due to financial constraint of the Company.

(b) Supply of gas to villages Quaid-i-Azam Colony, Basti Goth Bajan, Khanowali, Sharif Abad and Warwali involve Rs. 9.496 million. Upon provision of the said amount the company will prepare the implementation plan of the scheme.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary? Yes, Buledi sahib.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب! میرا سوال یہ تھا کہ بہاول پور میں یونین کونسل موضع غنی پور کو گیس فراہم کی گئی ہے لیکن ان کے جو ملحقہ علاقے اور دیہات ہیں ان کو ابھی تک گیس نہیں دی گئی ہے۔ ان کے لیے کوئی منصوبہ بندی ہے یا نہیں ہے؟ مجھے بہت خوشی ہے کہ اس دفعہ متعلقہ وزیر ایک چھوٹے صوبے سے ہیں اور ماشاء اللہ وہ powerful بھی ہیں اور ہمارے جو دو وزراء، جن میں سے ایک بلوچستان اور ایک سرحد سے ہیں تو میں اس مرتبہ بہت خوش ہوں۔ جن علاقوں میں گیس فراہم کی جاتی ہے تو جو قریب کے علاقے ہیں، جو بالکل قریب ہیں، وہ بہت محسوس کرتے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں کے قریب قریب کے لوگوں کو جو بہت محسوس کر رہے ہیں ان کو cover کرنے کے لیے کیا منصوبہ بندی ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین، جدون صاحب۔

جناب امان اللہ خان جدون، (وفاقی وزیر برائے ہاؤسنگ و تعمیرات) یہ مجھے موقع دیں تو میں بات کروں۔ میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے بارے میں کہا اور Minister of State کے بارے میں بھی کہا۔ یقیناً ہم چھوٹے صوبے سے ہیں اور چھوٹے

صوبوں کا خیال رکھنا ہمارا فرض ہے۔ بلوچستان ہمارا گھر ہے۔ ہم پنجاب اور سندھ کو بھی نہیں بھولیں گے۔ جس طرح انہوں نے فرمایا' بالکل ہماری scheme ہے' جب ہم گیس فراہم کرتے ہیں تو آہستہ آہستہ' مرحلہ وار اس کو expand کرتے جاتے ہیں۔ انہوں نے بالکل ٹھیک کہا کہ چار villages میں گیس نہیں پہنچی اور ایک میں پہنچ گئی ہے اور ہمارا programme ہے وہاں پہنچانے کا لیکن جو ہماری منصوبہ بندی ہے اس پر وقت لگے گا۔ میری ان سے گزارش ہوگی کہ حکومت کی طرف سے ان کو جو پیسے ملتے ہیں' انہوں نے جن چار villages کی نشاندہی کی ہے' یہ چھوٹے چھوٹے villages ہیں' ان پر ہمارا خرچہ ہے 96 لاکھ روپے' یہ اگر مہربانی کریں' اگر ان کو جلدی چاہیے تو یہ پیسے ہمیں دے دیں تو ہم انشاء اللہ within week's time ان کو گیس فراہم کر دیں گے۔ ورنہ routine میں تو پرانا system جو چل رہا ہے اس میں تھوڑا وقت لگ جائے گا۔

Mr. Acting Chairman: Jadoon sahib, I need a little bit of explanation on that.

آپ کہتے ہیں کہ جو ان کا fund ہے وہ آپ کو دیں' تو جو آپ کو پیسے ملتے ہیں کام کرنے کے لیے وہ کدھر گئے۔

جناب امان اللہ خان جدون، جیسا کہ میں نے عرض کیا جناب چیئرمین! کہ اس پر تھوڑا وقت لگے گا۔ انہوں نے سوال کیا ہے کہ جلدی گیس فراہم کر دیں۔ لگے گی گیس' میں نے یہ نہیں کہا کہ نہیں لگے گی۔ اس پر ٹائم لگے گا۔ ایک سسٹم کے تحت ہم لگا رہے ہیں۔ اگر ان کو جلدی چاہیے within weeks time or within months time تو funds ہمارے پاس نہیں ہیں۔ اگر یہ بندوبست کر دیں تو----

جناب قائم مقام چیئرمین، قرض حسنہ لے لیں آپ' یہ جو قرض حسنہ ہوتا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، میں مطمئن نہیں ہوں۔ مجھے توقع نہیں تھی کہ وہ مجھے یہ جواب دیں گے کیونکہ میرا یہ پہلا سوال ہے اور ان کا بھی پہلا جواب ہے۔ یہ کوئٹہ سے ھنا اوڑک دو کلومیٹر کے فاصلے پر بلوچستان ڈیرہ بگتی میں ہے' پچھلی دفعہ جب میں Standing

Committee کا ممبر تھا' ابھی بھی ہوں' سوئی میں بیس قدم پر ایک گھر تھا' وہاں سے پنجاب اور سندھ کو پائپ لائن جا رہی ہے لیکن اس بیس قدم کے فاصلے پر جو گھر ہے اس کو گیس انہوں نے سپلائی نہیں کی ۔ وہ بندہ آیا اور اس نے Standing Committee کے ممبروں سے ملاقات کی۔ہم نے اس جگہ کا visit کیا۔ جناب! یہ منصوبہ جس کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ مرحلہ وار ہو گا' یہ ہماری زندگی میں ہو گا؟ سو سال میں ہو گا یا پانچ سو سال میں ہو گا؟

جناب قائم مقام چیئرمین، وزیر صاحب! آپ انہیں کوئی ٹائم فریم دے دیں۔

جناب امان اللہ خان جدون، یہ ٹائم فریم دینا میرے لیے مشکل ہے۔ وہ جو اشارہ کر رہے ہیں کہ کوئی Prime Minister directive یا کوئی President کے ہوتے ہیں' وہ اور سلسلہ ہے۔ میرے محترم بھائی میرے پاس آئیں' میں ان کے پاس جاؤں گا۔ ہم بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کریں گے۔ اگر سرکاری طور پر جلدی ہو سکا تو میرا آپ کے ساتھ پورا تعاون ہو گا۔ مجھے دکھ ہوا' آپ نے میرا پہلا جواب سنا۔ میں اس کے لیے معافی چاہتا ہوں۔ میری آپ سے گزارش ہو گی کہ بہت جلدی چاہیے تو ہمیں فنڈ دے دیں۔ اگر وہ نہیں ہیں تو ذرا میرے ساتھ رابطہ کر لیں۔ میں اپنے محکمے کو بلا کر پورا ٹائم فریم آپ کو دے سکتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اس طرف سے کوئی ہے ?supplementary جی رخسانہ زبیری صاحبہ۔

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: Thank you, Mr. Chairman.

85 کے جواب 'd' میں یہ کہہ رہے ہیں کہ 1.4 billion ان کے پاس ہیں جو Prime Minister Priority Projects کے لیے available ہیں اور یہ amount کہا گیا ہے کہ Gas Companies دیں گی۔ ہمارا 900 billion کا تو total budget تھا' 1.4 billion is lying with them for special projects. Can it be taken for special projects?

جناب قائم مقام چیئرمین، جی جدون صاحب۔ جب وہ سوال آئے گا تو اس پر بات کر لیں گے۔ ڈار صاحب! Do you want to say something?

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جیسا کہ آپ نے کہا ہے کہ قرض حسنہ

is a good suggestion and I think, the Minister should take it seriously and he can make an arrangement with the members, if he is sincere. He should make an arrangement with the members. The members should transfer their development funds on the condition. Then the honourable Minister will have his own development funds. He will return this money to the local bodies for the re-credit of the relevant member. It is a very good suggestion and that can be arranged between the members and the Minister and the Local Bodies Ministry.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Question No. 78, Dr. Muhammad Ismail Buledi.

78. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is fact that the Government is giving subsidy to PARCO, if so, the details of subsidy given to it during the last four years?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: The Government has guaranteed a minimum 25% rate of return to PARCO. Any shortfall in the guaranteed rate of return is picked up by the government. During the last four years following payments were made to PARCO.

Year		Rs. in million
2000-2001		———
2001-2002		4,500
2002-2003		5,500
2003-2004		3,542
	Total:	13,542

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب! میں نے پوچھا تھا کہ subsidy کتنے per cent دی جاتی ہے اور اس کی details کیا ہیں گزشتہ چار پانچ سال کی۔ انہوں نے 2000-2001 میں کوئی پیسہ نہیں دیا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اور یہ بتائیں کہ subsidy اور شرح منافع میں کیا فرق ہے؟ دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ مکران میں ہماری کھجور ضائع ہوتی ہے اور یہ PARCO جو ان کو لے کر 25% government کو گارنٹی دیتا ہے کہ اگر اس کو نقصان ہوتا ہے، منافع نہیں کماتا تو حکومت اس کو 25% گارنٹی دیتی ہے۔ یہ اگر مکران میں ہماری کھجور خریدیں، وزیر صاحب ان کو حکم دے دیں کہ وہ کھجور خریدیں، کیونکہ ہزار روپے فی من والی کھجور 200 روپے میں فروخت ہو رہی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کھجور اور اس کا کیا تعلق ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، یہ PARCO والے لے رہے ہیں۔ وزیر صاحب اس کی وضاحت کر دیں۔

جناب امان اللہ خان جدون، یہ PARCO ہماری refinery ہے پاکستان اور ابوظہبی کے تعاون سے 1994ء میں agreement ہوا اور 2000ء میں یہ فیکٹری مکمل ہوئی ہے۔ یہ پاکستان کی سب سے بڑی refinery ہے۔ یہ ابوظہبی اور پاکستان کا agreement تھا جس میں 60% share پاکستان کے اور 40% ابوظہبی کے ہیں۔ Sir, اس وقت یہ کوشش کی تھی the Government of Pakistan نے کہ اور لوگوں کو بھی لائیں اور اس میں incentive دیا گیا تھا، 25% government guarantee کرے گی، اگر ان کو کوئی problem ہوا تو وہ اس معاہدے کے تحت ان کو payment کر رہے ہیں۔ 2000-01 میں کام شروع ہوا ہے، انہوں نے 2000 میں کام شروع کرنا تھا، factory مکمل ہوئی اور ابھی it is in production. ابھی recently 2003-04 میں it has gone into full production. Sir, یہ مکمل ہوئی ہے، اس پر 886 million dollars لاگت ہے، بہت بڑا project ہے۔ اس میں ایک لاکھ barrel per day

اس کی production ہے اور یہ ہمارا بڑا اچھا project ہے' یہ middle country میں لگایا گیا ہے اور اس میں یہ جو سوال پوچھنا چاہتے تھے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you.

اکبر خواجہ صاحب' پروفیسر صاحب! یہ دونوں پیچھے ہیں' انہوں نے پہلے ہاتھ اٹھایا تھا۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ، جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ یہ وزیر اگر بتائیں کہ یہ جو 25% rate of return ہے' یہ صرف اس group کے لئے ہے یا باقی کوئی اور group similar rate of return receive کر رہے ہیں۔ شکریہ۔

جناب امان اللہ خان جدون، جناب چیئرمین صاحب! اس کے لئے بڑی کوشش کی گئی تھی کہ کوئی اور party بھی آئے اور اس کا جو agreement ہوا تھا' 94 میں last اس کا agreement ہونا تھا' government نے time frame تھوڑا relax کیا' دو سال ہم نے انتظار کیا۔ ایران کی کوئی party interested تھی' پھر وہ نہیں آئے تو اب جو ہمارا یہ arrangement ہے' یہ صرف ایک ہی ملک کے ساتھ ہے' وہ پرانا agreement ختم ہو گیا ہے۔ ابھی refinery لگانے کی کوئی نئی policy نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، دیکھیئے don't have a سوال دوران سوال' انہوں نے جواب دے دیا ہے' کسی اور کو بھی chance دیں .please یہ اس کے بعد۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ، جناب چیئرمین! follow up کرنا چاہتا ہوں کہ یہ decision خالی Minister صاحب نے لیا ہے یا کوئی criteria تھا' procedure تھا جس میں انہوں نے establish کیا کہ ان کو 25% guarantee rate of return دیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ نے خود دیا ہے۔

جناب امان اللہ خان جدون، جی میں نے بات کی ہے' میرے خیال میں میرے محترم بھائی نے نہیں سنا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ذرا دور ہیں۔

جناب امان اللہ خان جدون، یہ معاہدہ 94 میں ہوا' جناب! ابھی نہیں ہوا ہے' 94

میں ہوا اور 2000 میں یہ سلسلہ جو factory کا ہے' وہ 2000 میں چلا ہے' refinery کا۔

Mr. Acting Chairman: Thank you.

عبداللہ ریاض صاحب' اس کے بعد آپ۔

Senator Dr. Abdullah Riar: Mr. Chairman! my observation was that around 25% rate of return on any investment 25% is a quite tremendous return in

rate اس قسم کا contracts اس قسم کے this day and age, that's quite intriguing of return leads to institutional weaknesses, I think, the Government should look into that.

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ کا کیا خیال ہے جی۔

جناب امان اللہ خان جدون، میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ سابقہ حکومت سے یہ agreement ہوا لیکن ایک نکتہ میں اپنے بھائیوں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا جو stake ہے' وہ 60% ہمارا اپنا ہے' Government of Pakistan کا ہے اور 40% باہر کا ہے اور یہ آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے۔ یہ agreement 2008 تک ہے اور ہماری یہ توقع ہے کہ 2008 تک یہ zero ہوجائے گا انشاء اللہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، بہت مہربانی جناب چیئرمین۔ اس میں ایک تو I was at complete loss, PARCO I thought, some of my honourable colleagues

کی petroleum وہ کیونکہ thought that Pakistan Ariculture Research Council refinery ہے اور ہم کھجور کی بات کر رہے تھے' I was at complete loss.

Mr. Acting Chairman: Me too.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، میں سمجھا کہ PARCO کوئی نئی چیز ہے' بہرحال we are میں یہ معاہدہ ہوا تھا تو میں back to PARCO, what PARCO is. Sir, 94

وقت اس supplementing my colleagues what they said couple of them. Sir,

even in rupees, it used میں تھی Pakistan تھی جو international rate of return جو

to be 22, 23%, it has gradually gone down sir to around 6 or 7% it is the

return was about 12, 13%, وقت اس high time, internationally even dollar

پر Sterling

about 11%. So, I think the government should immediately engage, it is already late, it should immediately engage in dialogue because 40% of this return is going abroad and it a huge amount, if you see sir, it is 13 billion subsidy. Now if they come to a reasonable return which is in line with the commercial rate of return as of today, may be a little premim also

دو چار فیصد اس سے بھی اوپر دے دیں۔ Sir, 25% is unheard of کیونکہ اس زمانے میں

ٹھیک تھا جب پاکستان میں market rate 23% تھا اور 1994-95، میں borrowing rate 22%

and 23% تھا تو اس وقت کا معاہدہ بھی ٹھیک تھا لیکن چونکہ اس میں چار سال پڑے ہوئے ہیں'

چار سال میں 12' 13 billion اور نکل سکتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، سوال کیا ہے؟

سینیٹر محمد اسحاق ڈار ، میرا سوال یہ ہے کہ I am suggesting to the honourable Minister that he should immediately get the law department to study the contract and talk to the relevant people and re-open and try to re-negotiate to proper date of return.

جناب قائم مقام چیئرمین، جی منسٹر صاحب' آپ نے سارا سوال سن لیا ہے کیونکہ آپ ذرا مشغول تھے۔

جناب امان اللہ خان جدون ، اصل میں ڈار صاحب خود اس وقت Finance Minister تھے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، میں اس وقت Finance Minister نہیں تھا۔

جناب امان اللہ خان جدون ، اچھا I am sorry, don't mind, no offence

میں meant personal نہیں ہو رہا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ ان کا جواب دے دیں۔

جناب امان اللہ خان جدون ، آپ کی تجویز definitely بڑی reasonable اور

اچھی تجویز ہے، we can go into it and look into every aspect of the agreement.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Question No. 79. Dr. Muhammad Ismail Buledi.

79. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the number of cases filed by or against the PSO in different courts during the last five years;

(b) the amount spent by PSO on those cases so far;and

(c) the number of employees of PSO whose services have been re-instated on court orders during the said period?

Mr. Amanullah Khan Jadoon:

(a) 217

(b) Rs.7,105,029/-

(c) 55.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary? Mr. Ismail Buledi.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، منسٹر صاحب نے جو figure دیئے ہیں کہ میں

نے PSO کے total cases پوچھے تھے------

جناب قائم مقام چیئرمین، جی بدینی صاحب۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، جناب چیئرمین سوال نمبر 78 میں جو کھجوروں کی بات ہی تھی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، بدینی صاحب وہ سوال تو اب چلا گیا۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، چلا نہیں گیا، میں نے ہاتھ کھڑا کیا ہوا تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میں نے پوچھا ہے کہ anybody from here.

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، جناب صرف دو منٹ کے لئے بولنے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، دیکھیں پھر تو سلسلہ سارا خراب ہو جاتا ہے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، کھجوروں کے بارے میں جو بلیدی صاحب نے وضاحت کی تھی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، بھئی جدون صاحب یہ کھجور پھر آ اٹکی ہے کہیں پر۔ we can't do that.

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، PARCO والا کوئی ہے ہی نہیں، تو جدون صاحب موجود ہیں تو وہ ہاؤس کو ذرا بتائیں کہ یہ کیا ہے۔ مکران میں ساڑھے پانچ لاکھ ٹن کھجور پیدا ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، دیکھیں یہ اس سوال کے بعد اس کا جواب دیں گے۔ let this question go. آپ کا سوال pending ہو گیا، میں اس کا جواب دلواتا ہوں۔ جی بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، سوال نمبر 79 کے مطابق میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ PSO میں ہم نے پوچھا ہے کہ کتنے مقدمات درج کئے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Let's have some order please.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، انہوں نے جواب دیا ہے کہ 217 cases عدالتوں میں درج کئے ہیں اور اس پر خرچ کتنا ہے اس میں انہوں نے Rs. 7,105,029/= لکھا

ہے۔ عدالت کے ذریعے جن PSO کے ملازمین کو بحال کیا گیا وہ 55 ہیں۔ جناب وزیر صاحب کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ اب تک عدالتوں میں کتنے cases under consideration ہیں۔ اگر یہ اس وقت ان کو بحال کرتے اور وہ عدالتوں میں نہ جاتے تو اس رقم سے کم ان کی تنخواہ بن جاتی۔ ان آفیسروں نے کمپنی کو اتنا نقصان دیا ہے کہ عدالتوں میں جا کر -----

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ کا سوال کیا ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو اتنے پیسے عدالتوں میں خرچ کئے گئے ہیں اور انہیں بحال کر دیا گیا ہے، اس سے ان کی تنخواہ بھی کم بنتی تھی۔ ان کے خلاف وہ کیا action لیں گے اور اب تک عدالتوں میں کتنے cases under consideration ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین، جدون صاحب۔

Mr. Amanullah Khan Jadoon: Sir, Minister for State is going to solve it.

جناب قائم مقام چیئرمین، اچھا وہ اس کا جواب دیں گے۔ جی مینگل صاحب what a pleasure وہ اپنی جگہ پر بیٹھے ہیں۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل (وزیر مملکت برائے پٹرولیم و قدرتی وسائل)، جناب یہ 217 cases تھے جو کہ عدالتوں میں گئے تھے، اس میں سے 55 بحال ہو گئے ہیں اور جیسے بلیدی صاحب نے کہا کہ اس میں 71 لاکھ روپے خرچ ہو گئے ہیں۔ اس کے لئے ہم inquiry بٹھا رہے ہیں کہ یہ اس طریقے سے کیوں ہوا اور جو inquiry report آئے گی ہم اس کے مطابق action لیں گے۔

Mr. Acting Chairman: Anybody from this side? Yes Pari Gul Agha.

سینیٹر آغا پری گل، دراصل میں صبح بہت پریشان ہوئی کہ میں نے بلیدی صاحب کو ایمبولینس میں جاتے ہوئے دیکھا، میں بہت زیادہ پریشان ہوئی کہ بھئی یہ اتنی تیزی سے

ایمبولینس گزر رہی ہے، میں خدا کی قسم پریشان ہوگئی کہ شاید بیمار ہیں، مگر یہاں پر آ کر میں نے دیکھا کہ وہ تو کھجور مانگ رہے ہیں۔ میں آپ سے ایک request کرتی ہوں کہ آپ ان کو بھی گاڑی دیا کریں تا کہ وہ ایمبولینس کا استعمال کم کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں سمجھا وہ PSO کی گاڑی میں تھے۔

سینیٹر آغا پری گل: نہیں جی ان کے پاس گاڑی ہی نہیں ہے، وہ ایمبولینس میں تھے۔ میں بہت پریشان ہوگئی کہ شاید ایمرجنسی میں ہسپتال جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ٹھیک ہے بلیدی صاحب آپ کی صحت کا بڑا خیال رکھا جا رہا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل: آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ ایمبولینس کو بچایا جائے اور ان کو گاڑی دی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ہاں جی ایمبولینس کو بچایا جائے، شکر ہے اگر بلیدی اس ایمبولینس میں بیٹھا ہو تو ضرور گڑبڑ ہو گی۔ جی پروفیسر غفور صاحب۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: میرا سوال یہ ہے کہ Rs.7 million کیسے خرچ ہوئے ہیں اور کیا یہ litigation پر خرچ ہونے والے amount کا break up دے سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جدون صاحب! یہ Rs.7 million کدھر گیا ہے؟

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: یہ 79 لاکھ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ہاں، ہاں۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: یہ عدالتوں میں خرچ ہوا ہے۔ اس کا break up کیا ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: اس کا break up پوچھ رہے ہیں کہ یہ 70 لاکھ روپے کہاں خرچ ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ بتائیں کہ آپ نے یہ کہاں خرچ کئے ہیں؟ مینگل

صاحب! اس کے بارے میں بتائیں۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، یہ وکلاء پر خرچ ہوئے ہیں۔ چونکہ عدالتوں میں یہ cases تھے اور یہ وکلاء کو دیئے گئے ہیں۔ PSO نے بھی ملازمین کے خلاف cases کئے تھے۔ تقریباً 66 لاکھ روپے اس پر خرچ ہوئے ہیں۔ اس کے بارے میں details اگر ممبر صاحب چاہیں گے تو وہ بھی provide کر دیں گے۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک، جناب والا!---

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نائیک صاحب! یہ بڑی دیر سے سوال پوچھنا چاہ رہے تھے اور یہ ناراض بھی ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب والا! میں بھی بڑی دیر سے سوال پوچھنا چاہ رہا ہوں۔ میں تو پروفیسر غفور صاحب سے بھی پہلے سوال پوچھ رہا تھا۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: وزیر صاحب یہ بتائیں کہ how many cases are pending?

Mr. Acting Chairman: Which cases?

سینیٹر فاروق حامد نائیک: انہوں نے کہا ہے کہ 217 cases file ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی۔

Senator Farooq Hamid Naek: How many cases are pending before the Trial Courts and how many cases are pending before the Appellate Court?

اور کتنے cases PSO کے خلاف ہوئے ہیں؟ اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ 55 لوگوں کو Order of the Courts کے تحت reinstate کیا ہے۔ وزیر صاحب یہ بھی بتائیں کہ اور کتنے ایسے ملازمین ہیں جن کے بارے میں 1997 میں reinstate کرنے کے متعلق orders ہوئے ہیں اور کیا ان کو آج تک reinstate کیا گیا ہے یا نہیں؟

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، کچھ لوگوں کو re-instate کیا گیا اور جن کو نہیں کیا گیا، ان کے بارے میں PSO سے معلومات حاصل کرکے کارروائی کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، عباسی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جو صورت حال اس وقت سامنے آ رہی ہے اور جس طریقے سے dismissed employees courts سے بحال ہو رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کے لئے اب ایک ایسا موقع آ گیا ہے کہ وہ اس چیز کو consider کرے کہ بجائے courts میں contest کرنے کے انہیں بحال کر دیا جائے کیونکہ وہ ساری terminations illegal تھیں - یہ سب terminations mala fide intention کی بنیاد پر کی گئی تھیں- میری وزیر صاحب سے یہ request ہوگی کہ وہ ان سب cases کو ministry میں review کریں کیونکہ courts میں جتنے cases دائر ہیں، ان سب کے فیصلے حکومت کے خلاف جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ کی suggestion کیا ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، میری suggestion یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ یہ اتنا خرچ کریں، یہ individually سب لڑکوں کو بلائیں اور بیٹھ کر ایک ایک case کو دیکھیں - یہ بے چارے برسر روزگار تھے اور وہ بحال ہو جائیں تو یہ بڑی بہتر بات ہو گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وزیر صاحب! یہ suggestion ہے، سوال نہیں ہے۔

سینیٹر میر محمد نصیر مینگل، جناب والا۔

جناب امان اللہ خان جدون، جناب والا! اس کا جواب میں دینا چاہوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کوئی بات نہیں ہے۔ آپ ایک ہی محکمے سے متعلقہ ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، جدون صاحب! please آپ جواب دیں۔

جناب امان اللہ خان جدون، مہربانی۔ میرے بھائی نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ یہ

بڑا important question ہے۔ اس میں allegations ہیں' پھر counter allegations ہیں اور اس process پر ہمارے 71 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اس پر ہمارا per case Rs.33000 خرچ آیا ہے۔ جب یہ سوال آیا تھا تو ہم نے پہلے ہی وزارت کو کہا تھا کہ اس کی وضاحت کریں کہ یہ cases دائر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ جب وہ لوگ بحال ہو رہے ہیں and you are going back to the same place. Why you have initiated that cases? اس لئے یہ ہمیں کچھ time دے دیں۔ میں ان کے اس سوال کو بڑا appreciate کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، وزیر صاحب جواب کے لئے خود اٹھے ہیں اس لئے میں ان کے گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ بعض cases ایسے ہیں کہ کچھ لڑکے courts سے بحال ہو گئے ہیں اور PSO ان کو دوبارہ higher courts میں contest کر رہی ہے۔ بعض لڑکے ایسے ہیں جو ابھی تک بحال نہیں ہوئے اور انہوں نے appeals دائر کی ہوئی ہیں اور اکثر cases Federal Services Tribunal میں دائر ہیں۔ ان کے خلاف وزارت کیس لڑ رہی ہے۔ میری request یہ ہے کہ جو لڑکے ابھی تک بحال نہیں ہوئے اور انہوں نے cases file کئے ہوئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی legal position کافی strong ہے' میری جدون صاحب سے درخواست ہے کہ جو لڑکے عدالتوں سے بحال ہو چکے ہیں' ان کے خلاف کئے گئے cases withdraw کریں اور انہیں وزارت میں examine کریں اور جن لڑکوں نے cases عدالتوں میں دائر کئے ہوئے ہیں' ان کے cases بھی منگوا کر انہیں examine کریں۔

جناب امان اللہ خان جدون، میں گزارش کر رہا تھا شاید پوری طرح میں اپنا نکتہ بیان نہیں کر سکا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ کہہ رہے ہیں کہ بڑی اچھی تجاویز ہیں۔ You will see whatyou can do. اکبر خواجہ صاحب۔

Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Just you keep transparency issue in mind. I think it will be better, if the honourable

Minister will provide the list of all these cases.

Mr. Aman Ullaha Khan Jadoon: Sir, I do not object. If they want.

جناب قائم مقام چیئرمین، بالکل جی آپ ایک لسٹ بنا کر ان کو بھیج دیں۔ اچھا جدون صاحب we have to back track a little bit بادینی صاحب نے پھر کھجور کی بات کی ہے ..بادینی صاحب آپ ذرا بول لیں پھر آپ کو جواب دیتے ہیں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، میں صرف کھجور کی نہیں بلکہ بلوچستان کے ہر پھل کا ذکر کروں گا ۔ Agricculture Minister صاحب نہیں ہیں۔ یہاں ساڑھے پانچ ہزار ٹن کھجور پیدا ہوتی ہے اور کھجور کا سارا فائدہ ایران اٹھا رہا ہے۔ یہاں سے پانچ دس روپے میں بکتی ہے اور پھر اس طرف جا کر packing ہوتی ہے اور واپس آتی ہے ۔ میرا خیال ہے اسحاق ڈار صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ---

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں وہ چلے گئے ہیں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، اس کی processing کے لیے اسحاق ڈار صاحب نے وعدہ کیا، نواز شریف صاحب نے وعدہ کیا اس کے بعد جو صاحب آئے وعدہ کرتے گئے۔ آج تک نہ کھجور کا کچھ کیا نہ سیب کا کچھ کیا---

جناب قائم مقام چیئرمین، بادینی صاحب سوال کیا ہے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، کہنے کا مقصد یہ تھا کہ انہوں نے کہا ہے ایک ہزار ٹن ہوتی ہے ۔ میں نے کہا کہ پانچ سے سات ہزار ٹن تک کھجور پیدا ہوتی ہے۔ جتنا بھی ہے وہ ملک کے لیے فائدہ مند ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس کے لیے کوئی بندوبست کیا ہے یا نہیں کیا؟ جواب دینے والا وزیر تو ہے ہی نہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جدون صاحب انہوں نے جو کہا ہے اس کو نوٹ کر لیں اور ایگری کلچر منسٹر سے پھر بات کرلیں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، ہمارا سوال یہ ہے کہ اس کے لیے یا سیب کی

processing کے لیے کوئی plant لگانے کا پروگرام ہے یا نہیں۔

جناب امان اللہ خان جدون، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، سوال نمبر ۸۰ , Mr. Sana ullah Baloch

80 . *Senator Sanaullah Baloch: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the total generation of electricity in the country at present;

(b) the consumption of electricity in the country at present with province-wise break-up; and

(c) the number of villages/areas electrified between the period October 1999 and June, 2004 in the provinces with urban and rural break-up?

Mr. Acting Chairman: Any supplementary question.

سینیٹر امان اللہ کنرانی، اسی پر تو میں بولنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! جب بھی یہ سوال پوچھا جاتا ہے کہ ملک میں بجلی کی پیداوار کتنی ہے۔ صوبہ وار اس کا استعمال کیا ہے اور کتنے گاؤں ایسے ہیں جو بجلی سے محروم ہیں یا کتنے ایسے ہیں جن کو بجلی---

جناب قائم مقام چیئرمین، اس سے پہلے کہ آپ آگے جائیں۔ یہ صبح میرے پاس آئے تھے جواب آ گیا ہے۔

سینیٹر امان اللہ کنرانی، جواب نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جواب آ گیا ہے۔ یہ جواب دیں گے۔ یہاں نہیں لکھا میں نے انہیں خاص طور سے بلایا ہے آپ کے لیے، میں نے انہیں کہا کہ جواب فوراً پیدا کریں وہ لے آئے ہیں۔ He is going to answer you.

سینیٹر امان اللہ کنرانی، میں نہیں سمجھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ بولیں۔ آپ کو live answer مل رہا ہے اور آپ

کو کیا چاہیے۔

انجینئر امیر مقام (وزیر مملکت برائے پانی و بجلی)، شکریہ، ڈیپارٹمنٹ نے جواب نہیں دیا لیکن میرے پاس information ہے ۔ میں جواب دے سکتا ہوں۔ total generation of electricity at present تو total capability ہماری 17 200 میگاواٹ ہے اور ہمارے پاس available 12400 میگاواٹ ہے۔ آگے انہوں نے پوچھا ہے کہ consumption, the consumption of electricity at present یہ میرے پاس کراچی Electric supply کے علاوہ ہے یہ میں دے سکتا ہوں۔ total consumption 11400 میگاواٹ ہے ---

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، انہیں بولنے تو دیں ۔ آپ کہنے تو دیں۔ please

انجینئر امیر مقام، ایک منٹ صبر کریں میں بتاؤں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آرام سے ڈھونڈیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، صبر ایوب '

انجینئر امیر مقام، نئے نئے ہیں' یار' ہمارے ساتھ گزارہ کرو۔ آپ سینیٹ والے غصہ بھی بہت کرتے ہیں۔ہم نے سنا ہے---

جناب قائم مقام چیئرمین، انہوں نے فوراً آپ کے لیے جواب دیا اور آپ کو کیا چاہیے۔

انجینئر امیر مقام، یہ پنجاب میں 3787 میگاواٹ ' سندھ میں 4000 اس میں کراچی الیکٹرک سپلائی نہیں ہے۔ جو بتایا ہے وہ 453 اور NWFP 677 اور بلوچستان کے 322 ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، دیکھیئے انہوں نے پنجاب ' سندھ ' سرحد اور بلوچستان کا بتایا ہے ۔ جی رضا خان ۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین ! اس میں ایک خاص بات ہے ۔ وہ خاص بات یہ ہے کہ اسکو دانستہ طور پر ریکارڈ پر نہیں لایا جاتا اس کو چھپایا جاتا ہے ۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ

بلوچستان ، پشتونخواہ بشمول قبائلی علاقوں کے ------

جناب قائم مقام چیئرمین، یہ کیا آپ یہاں پر نئے نئے ملکوں کے نام لیتے رہتے ہیں۔ وہ فرنٹیئر ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر رضا محمد رضا، تینتالیس ہزار گاؤں ایسے ہیں جن میں بجلی نہیں ہے۔ بجلی تمام پشتونخواہ کی پیداوار ہے۔ بلوچستان ، فاٹا اور پشتونخواہ کی بھی یہی پوزیشن ہے۔ جبکہ بجلی کی زیادہ پیداوار ہمارے علاقے سے ہوتی ہے۔ جو باقی ماندہ ہے وہ آجکل کوئٹہ اور دیگر ذرائع سے پیدا ہوتی ہے۔ ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ اس کو ریکارڈ پر لایا جائے اور ہمارے ملک کے عوام کو یہ بتایا جائے کہ اس ملک میں بجلی کی کتنی پیداوار ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین، انہوں نے بتا تو دیا ہے ۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! یہ جو آپ کہتے ہیں کہ انصاف کر رہے ہیں ۔ مشرف کے دور کا سوال پوچھا گیا ہے کہ کتنے گاؤں کو بجلی دی گئی ہے ؟

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ کا سوال کیا ہے ؟

سینیٹر رضا محمد رضا، سوال یہ ہے کہ اس دور میں آپ نے بجلی مہیا کی ہے تو وہ کن علاقوں میں کی ہے ؟

جناب قائم مقام چیئرمین، امیرمقام صاحب بتائیں ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا خان! ان کو جواب دینے کا موقع تو دو ۔ ویسے بھی آپ نے کسی ایسے ملک اور جگہ کا نام لیا ہے جو ہمارے ملک میں نہیں ہیں ۔اس کا ذرا خیال رکھیں ۔ جی ۔

انجینئر امیرمقام، انہوں نے جو سوال کیا ہے اس میں total 99 to 2004 تک 13842 دیہاتوں کو بجلی دی گئی ہے ۔

(مداخلت)

انجینئر امیر مقام، اس کی تفصیل یہ ہے --------

جناب قائم مقام چیئرمین، امیرمقام صاحب آپ ایسا کریں کہ تمام تفصیلات ان کو تحریری طور پر بھیج دیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہے۔ سانگزئی صاحب، بھنڈر صاحب کو بولنے دیں۔ ادھر سے تو کوئی بولتا ہی نہیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، میری عرض یہ ہے کہ بہت اہم سوال ہے اور یہ جواب بھی ہمارے لئے بہت اہم ہے۔ یہ printed نہیں ہے اور جو printed ہو اس کو ہم پڑھ لیتے ہیں اور ہمارے ریکارڈ میں ہوتا ہے۔ یہ اس جواب کو circulate فرما دیں تاکہ سب لوگوں کو پتہ چل جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، یہی میں نے کہا ہے کہ اس کی آپ complete details circulate کر دیں۔

انجینئر امیر مقام، جی میں یہ کر دوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ٹھیک ہے اتنی discussion کے بعد defer کر دیتے ہیں۔ ٹھیک ہے اگلا سوال نمبر 81۔

---

81. ***Mr. Sanaullah Baloch:** (Notice received on 24-08-04 at 6.20 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) *the number, names, salary, nature of appointment and place of domicile of the persons working on Mirani Dam project; and*

(b) *the names of the companies who have been awarded the contract of various works of the dam indicating also the nature of work contract and the amount paid to each company so far?*

Mr. Liaquat Ali Tatoi: (a) The required details regarding the persons appointed by WAPDA and contractors are given in Annesure I—IV.

(b) The contract for construction of Mirani Dam Project being an Engineering Procurement Contract (EPC)/Turnkey Contract has been awarded to M/s Mirani Dam Project Joint Venture (MDJV). The Joint Venture comprises M/s DESCON Engineering Ltd. (Lead Firm), Sarwar and Company Pvt. Ltd., and Izhar Construction Pvt. Ltd. The Management Consultants of the project, M/s NEAC Consultants is a Joint Venture of M/s NESPAK (Lead Firm), ACE, BAK, MWH, EGC, DMC, RC and HLB. A sum of Rs. 1337.971 million has been paid to MDJV so far.

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as library).

جناب قائم مقام چیئرمین، ضمنی سوال۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے اور یہ پھر وہی مسئلہ ہے۔ وزیر موصوف سے پوچھا گیا ہے کہ میرانی ڈیم پر کتنے ملازمین ہیں، ان کی تنخواہ اور جائے سکونت کیا ہے تو اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ انیکس (اے) میں درج ہیں۔ لیکن یہ اینکس (اے) کہیں بھی نہیں اور دوسری جگہ کہا گیا ہے کہ table پر اور لائبریری میں رکھا گیا ہے۔ اس کا table پر کوئی وجود نہیں ہے جبکہ شاید لائبریری میں بھی نہیں۔ جناب! پھر یہ وہی مسئلہ ہے کہ جب ہم پوچھتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں جو پروجیکٹ ہیں، کیا ان میں کوئی مقامی لوگ ہیں؟ کیا اس کے ملازمین ہمارے عوام سے لئے گئے ہیں؟ لیکن اس کو چھپانے کے لئے طریقہ یہ اختیار کیا جاتا ہے کہ سوال کا جواب یا دیا نہیں جاتا یا پھر جواب ہی گول مول کر دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ اس پر تقریر نہ کریں، سوال کریں۔ آپ کا سوال کیا ہے؟

سینیٹر رضا محمد رضا، سوال میرا یہ ہے کہ اس سوال کا جواب کدھر ہے۔ نہ table پر ہے اور غالباً لائبریری میں بھی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اس کا جواب کون دے گا۔

انجینیئر امیر مقام: جناب والا! جواب میں دوں گا۔ انہوں نے جو سوال کیا ہے کہ میرانی ڈیم میں کتنے ملازم ہیں اور local کتنے ہیں اور non-local کتنے ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: Please sit down. Let us give respect to the House.

سینیٹر اسفند یار ولی، اس میں وزیر صاحب کی غلطی نہیں ہے۔ ابھی آپ کے سٹاف

نے دو کاپیاں ہمیں دی ہیں - یہ ڈیوٹی آپ کے سٹاف کی تھی ، غلطی منسٹری کی نہیں ، آپ کے سٹاف کی ہے۔ They should have circulated it. اب وہ ہمیں یہاں کاپیاں دے رہے ہیں -

جناب قائم مقام چیئرمین ، Normally procedure مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ ایک سیکریٹری کے پاس ہوتی ہے ' ایک ان کے پاس ہے اور جس ممبر نے سوال پوچھا ہوتا ہے اس کے سامنے رکھی جاتی ہے not to the whole House

سینیٹر اسفند یار ولی ، جناب والا! annexures جو بھی آتے ہیں ' once they are printed اب printed questions are the property of the House, it does not belong to the individual

جناب قائم مقام چیئرمین ، یہ کہہ رہے کہ waste of stationary کو ذرا روکا جا رہا ہے -

Anyhow, we will see that next time it does not happen.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ، کچھ معلومات ایسی ہوتی ہیں جو صرف ممبر کو دی جاتی ہیں ' وہ کافی نہیں ہیں میرا خیال کہ سب اراکین کو دینی چاہییں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب والا! اس کے متعلق سابقہ روایات یہ ہیں کہ جو جواب voluminous ہوتا ہے ' بہت بڑا ہوتا ہے یا زیادہ صفحات پر مشتمل ہوتا ہے اور وہ اس میں پرنٹ نہیں ہو سکتا وہ on the table of the House رکھا جاتا ہے - Table of the House سے مراد یہ جگہ ہے ' لائبریری تو بعد میں آئے گی۔ یہاں جس نے دیکھنا ہے ' یہاں میز پر پڑا ہو اور یہاں وہ دیکھ لے اور concerned member کی table پر چلا جائے۔ This is the previous practice.

Mr. Acting Chairman: This will be complied with. Buledi Sahib.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب والا! میں وزیر صاحب سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہاں جتنے ملازمین ہیں ان میں سے میرانی ڈیم میں کم از کم 75 فیصد مقامی نہیں ہیں۔ ہم نے چیئرمین واپڈا سے میٹنگ کی تھی کہ وہاں مقامی لوگوں کا حق ہے کہ انہیں بھرتی کیا جائے اور وہاں جن مقامی لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے ان کی تنخواہ اور جو یہاں سے گئے ہیں کراچی اور لاہور سے ان کی تنخواہوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ مقامی لوگوں کو کم تنخواہ دی جاتی ہے اور غیر مقامی لوگوں کو زیادہ دی جاتی ہے۔ وزیر صاحب ہمیں کس طرح مطمئن کریں گے۔ ہمارے لوگوں کے اعتراضات ہیں اور ان کا حق ہے کہ ڈیم وہاں بن رہا ہے اور لاہور سے لوگوں کو بھرتی کیا جا رہا ہے۔ یہ ظلم ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سوال پوچھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: میرا سوال یہ ہے کہ غیرمقامی لوگوں کو ختم کر کے مقامی لوگوں کو کب تک بھرتی کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ نے یہ کیوں نہیں کیا۔

انجینیئر امیر مقام، جناب میرانی ڈیم میں جو کل ملازمین ہیں ان میں چالیس فیصد بلوچستان سے باہر کے ہیں اور ساٹھ فیصد بلوچستان کے ہیں۔ ان کے نام، ڈومیسائل اور تنخواہ وغیرہ سوال کے جواب کے ساتھ لف ہیں۔ منسٹری نے سینیٹ کو انفارمیشن دی ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ چالیس فیصد باہر کے کیوں ہیں تو یہ واپڈا کے ملازمین نہیں ہیں، یہ بعض کمپنیوں کو ٹھیکے دیئے گئے ہیں ان کمپنیوں کے کئی ملازمین مستقل ہوتے ہیں اور جہاں وہ کام کرنا چاہتے ہیں ان ملازمین کو وہاں لے کر جاتے ہیں۔ یہ کمپنیوں کا عملہ ہے، اس میں کئی کمپنیاں ہیں، ان کے joint venture ہیں۔ باقی سارے لوگ بلوچستان سے لیے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، Thank you. اکبر خواجہ صاحب، ضروری سوال ہے I am going to the next question.

Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: I think in both questions 80 and 81 most of Members were not satisfied with the

response

آپ kindly اس کو defer کر کے repeat کرائیں تاکہ compele response publish ہو جائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : Most of them have been answered. سب کا جواب تو دے دیا ہے اور آپ کو کیا چاہیے۔ آپ بال کی کھال تو نہ نکالیں۔ Question No.82 ثناء اللہ بلوچ not present.

---

82. *Mr. Sanaullah Baloch: (Notice received on 24-08-04 at 6.20 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply electricity to Tehsil Basima, District Karan, Balochistan, if so, when?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: Electrification of Basima Tehsil, District Kharan has been approved under Public Sector Development Programme (PSDP) 2004-2005 with the cost of Rs. 145.00 million.

Basima town will be connected with National Network by construction of 20 KM 132 KV (In/Our Gidder-Kharan) T/Line with provision of 10/13 MVA Power Transformer at the proposed grid station.

The project is likely to be completed during 2005-2006 subject to provision of funds.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary question?

سینیٹر محمد اسلم بلیدی : اس میں وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ ضلع خاران اور اس کی جو تحصیل ہیں بجلی کی فراہمی کے لیے 2004-2005 کی PSDP میں funds allocate کر دیے گئے ہیں لیکن project پر کام 2005-2006 میں شروع ہو گا۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جب funds کی allocation ایک سال کی PSDP میں ہوئی ہے تو اتنی تاخیر کی کیا ضرورت ہے۔ آپ کا تو ماشاء اللہ بہت بڑا ادارہ ہے اور WAPDA is a very very big department اتنا بڑا بھی ہے اور اتنا بدنام بھی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : دیکھیں آپ نے سوال کر لیا ہے اب اتنی detail میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ امیر مقام صاحب آپ اس کا جواب دیں۔

انجینئر امیر مقام: جناب! اس project کو PSDP میں رکھا گیا ہے اور اس پر بہت جلد کام شروع کریں گے۔ یہاں اس کی total allocation دی گئی ہے لیکن کچھ پیسے اس کے لیے اس سال دیں گے اور کچھ اگلے سال دیں گے تو اس لیے یہ 2005-2006 میں complete ہو جائے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سانگزئی: جناب انہوں نے یہاں یہ بتایا ہے کہ اس منصوبہ کے لیے 145 ملین کی منظوری ہوئی ہے۔ اس کی کل لاگت کتنی ہے؟ اب یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ fund ہوا اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ یہ پیسے ہیں تو اس سے ہم کیا تاثر لیں۔

انجینئر امیر مقام: یہ 145 ملین ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بلیدی صاحب اب بس کریں، بھنڈر صاحب کا سوال ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب یہاں لکھا ہوا ہے "بشرطیکہ funds فراہم ہوں"۔ لمبی چوڑی تسلی دے کر پھر خاک میں ملا دیا ہے۔ اب اگر بلوچستان میں جائیں تو سب سے زیادہ رقبہ خاران کا ہے جو بہت پسماندہ area ہے اور وہاں غریب لوگ رہتے ہیں۔ یہاں پر بجلی کی سہولت میسر نہیں ہے۔ ان علاقوں کے لیے کوئی special کوشش کی جائے۔ وزیر صاحب یہ بتائیں کہ خاران کو یہ کب funds فراہم کریں گے، وہ اس کی وضاحت کریں۔

انجینئر امیر مقام: جناب! میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم Finance Ministry سے بات کریں گے کہ جلد از جلد وہ اس fund کو release کریں تاکہ اس پر کام شروع کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ Question No.83 چوہدری محمد انور بھنڈر۔

Q. No.83

83. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 24-08-04 at 6.25 p.m.)

Will the Minister for Minorities, Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state:

(a) the grant sanctioned for the Ministry of Minorities, Culture, Sport, Tourism and Youth Affairs in the Budget for the year 2003-04;

(b) the amount released from the said grant by the Finance Division during the year 2003-04;

(c) the amount spent out of the released grant during that year and the amount which remained unspent and was surrendered; and

(d) the amount allocated in the Public Sector Development Programme (PSDP) for the year 2003-04 for various projects concerning the Ministry of Minorities, Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs and the amount spent out of the same on the schemes during the said year?

Mr. Muhammad Ajmal Khan: (a) Total budget grant for 2003-2004 was Rs. 1123.561 million whereas a sum of Rs. 322.999 million was granted as Supplementary grant. Thus Total grant comes to Rs. 1446.560 million. However net budget grant remained to Rs. 1144.015 million after surrendered of unspent amount of Rs. 302.545 million.

(b) Rs. 1147.640 million were released during 2003-2004 by Finance Division/AGPR.

(c) The released amount of Rs. 1147.640 million has been fully spent.

(d) Total Development grant (PSDP) was Rs. 678.277 million (including Rs. 0.004 million as Technical Supplementary grant). The same was later on reduced to Rs. 416.257 million by Planning and Development Division in March, 2004 in the PSDP review meeting. A sum of Rs. 385.210 million have been incurred on PSDP of this Ministry.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: No supplementary sir.

Senator Dr. Muhammad Said: Sir, I have.

Mr. Acting Chairman: Do you have a supplementary on this, on the question of Bhinder Sahib?

Senator Dr. Muhammad Said: Sir, Chaudhry Bhinder has asked four questions: the grant sanctioned, amount released, amount spent and also various projects on which the amount has been spent. The answer has been given for the grant sanctioned, 'yes', amount released is also given, amount spent also given but then there is absolutely no description on the projects on which the amount has been spent.

جواب گول مول ہے، ambiguous ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ سوال پوچھیں کہ یہ کیوں نہیں ہے۔

Senator Dr. Muhammad Said: Sir, what I am asking is that we would like to have a detailed answer on the projects on which the amount was spent. Thank you.

جناب محمد اجمل خان (وزیر برائے ثقافت، کھیل اور امور نوجوانان): جناب! اگر آپ question کو دیکھیں تو کیا اس میں کوئی خاص project تھا۔ اس میں تفصیل نہیں پوچھی گئی۔ اگر کوئی ایک project ہوتا تو اس کی ہم تفصیل بتا دیتے۔ بہرحال ان کا جو سوال ہے کہ کن projects پر یہ پیسے لگائے گئے۔ میرے پاس list ہے جس میں ہم نے different projects پر پیسے لگائے ہیں۔ ایک Sports Stadium اوکاڑہ میں بنا ہے۔ اس طرح ایک synthetic track بنا ہے at Foot Ball Ground in Quetta اس کے علاوہ

Construction of swimming pool in our Sports Complex. Then there is a

جن ہیں projects کچھ یہ Sports Complex in Pakistan Sports Borad, Islamabad میں یہ پیسے لگائے ہیں تو یہ details ہیں باقی سوال کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ کتنے پیسے استعمال کیے گئے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Satisfied? Professor Khurshid sahib.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، میں صرف وزیر محترم کو متوجہ کروں گا کہ سوال میں یہ لکھا ہوا ہے 'the amount allocated in the Public Sector Development Programme for the year for various projects. So, project-wise ہی مانگا گیا تھا جو آپ نے detail میں نہیں دیا۔ اب سوال میں پوچھا گیا ہے لیکن سوال کا جواب incomplete تھا' کیونکہ یہاں projects کا سوال موجود تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، لفظ "project" موجود ہے۔ یہ نہیں کہا گیا کہ کون سے projects ہیں۔ Anybody else? Let us go back to Question No.84,

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! میں نے اس سوال میں یہ دریافت کیا تھا کہ Water and Power Development کی Ministry کو کتنے funds دیئے گئے ہیں اور انہوں نے کہا کہ allocated Rs. 14,366 million. Released Rs.10,188 million. پہلی بات تو یہ ہے کہ released 14 million کی بجائے 10 million ہوئے ہیں اور پھر spent Rs. 10,235 million ہوئے ہیں۔ Release تو ان کو Rs.10,188 million ہوئے تھے لیکن spent ان کے Rs.10,235 million ہوئے ہیں۔ اس تفاوت کی کیا وجہ ہے؟ اور دوسرا salaries پر 47 million بتایا ہے۔ کیا یہ 47 million زیادہ amount نہیں ہے اور اس تفاوت کی کیا وجہ ہے؟

انجینیئر امیر مقام، میں اس کے لیے تیار نہیں ہوں۔

Mr. Acting Chairman: So, you are not really prepared.

Let us defer this. I understand your difficulties, تو پھر اس کو defer کر دیں۔ the question is deferred. We go to Question No.85, Chaudhry

Muhammad Bhinder.

85. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 24-08-2004 at 6.25 p.m.).

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the grant sanctioned for the Ministry of Petroleum and Natural Resources in the Budget for the year 2003-04;

(b) the amount released from the said grant by the Finance Division during the year 2003-04;

(c) the amount spent out of the released grant during that year and the amount which remained unspent and was surrendered; and

(d) the amount allocated in the Public Sector Development Programme (PSDP) for the year 2003-04 for various projects concerning the Ministry of Petroleum and Natural Resources and the amount spent out of the same on the schemes during the said year?

Mr. Amanullah Khan Jadoon:

(a)	Grant sanctioned	Rs. 66,450,000
(b)	Amount Released	Rs. 66,450,000
(c)	Amount Spent	Rs. 62,746,852
	Amount Surrendered	Rs. 640,000
	Amount un-spent	Rs. 3,063,148

(d) The Sector-wise detail for PSDP is as under:

(i) **Construction of HDIP Head Office Building at Islamabad**

Amount allocated	Rs. 11,300,000
Amount Spent	Rs. 11,300,000

(ii) **Geological Survey of Pakistan**

Original allocation	Rs. 192,402,000
Revised allocation	Rs. 173,303,000
Amount Spent	Rs. 146,151,700

(iii) **Prime Minister's Priority Projects**

Amount allocated	Rs. 3,256,658,000
Amount Spent	Rs. 1,855,115,000

The balance amount of Rs. 1,401,543,000 is being utilised by the Sui Gas Companies for completion of on going schemes.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary? Yes, Bhinder sahib.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! اس میں، میں نے Ministry of Petroleum and Natural Resources کے متعلق پوچھا ہے۔ سوال کی نوعیت وہی ہے اور اس میں انہوں نے کہا ہے کہ amount spent Rs.62,746,852/- and amount surrendered is Rs.640,000/- and amount unspent is Rs.3,063,148/-. اس کی بھی مجھے جناب، سمجھ نہیں آئی کہ اس کی amount spent Rs.62 ہے، amount surrender Rs.640 ہے اور amount unspent اتنا ہے، یہ amounts unspent and surrendered اتنے heavy کیوں ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین، مینگل صاحب آپ جواب دیں گے یا جدون صاحب آپ دیں گے؟

میر محمد نصیر مینگل، جناب! بھنڈر صاحب نے جو بتایا ہے کہ Rs.640,000/- جو surrender ہوگئے ہیں، اس میں سے Minister of State Rs.400,000/- کے لیے تھے جو اس وقت نہیں تھا تو اس amount کو surrender کیا گیا۔ Vehicles کے head میں Rs.161,

000/- کی بچت ہوئی جو surrender کی گئی۔ Building rent کے -/Rs.79,000 تھے جو خرچ نہیں ہو سکے تو اس لیے -/Rs.640,000 واپس کر دیئے گئے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! جو part "d" (ii) ہے اس میں ہے Geological Survey of Pakistan کے لیے original allocation and revised allocation and amount spent. اس میں بھی جناب! یہ ہے' -/Rs.173,303,000 اور Rs. 146,151,700/- spent ہوا ہے۔ ایک طرف ہم جناب یہ کہتے ہیں کہ پیسے نہیں ملتے ہیں اور پھر جو ملتے ہیں ان کو spend نہیں کرتے۔ میں اس specific project کے متعلق معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ Geological Survey of Pakistan کے لیے ....-/Rs.173,303,000

Mr. Acting Chairman: Can you please switch off these mobile telephones? It is disturbing the entire communication system here.

جی فرمائیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، تو جناب! -/Rs.173,303,000 کے against specific project -/Rs.146,151,700 کے متعلق کیوں کم خرچ کیے گئے ہیں اور اس کی کیا وجوہات تھیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین، مینگل صاحب۔

میر محمد نصیر مینگل، جناب! جو original amounts جیسے بھنڈر صاحب نے کہا کہ -/Rs.192,402,000 اور پھر وہ Finance سے revise ہوا جو کہ -/Rs.173,303,000 تو اس میں یہ problem آگیا کہ جو پیسے تھے Rs.146,151,700/- was spent اور بقایا جو تھے وہ Thar Coal Project اور اس کے contractor نے کیونکہ وہ کام complete نہیں کر سکا اس لیے وہ پیسے خرچ نہیں ہو سکے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، میں یہی تو معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیوں نہیں کام مکمل ہو سکا۔ یہی تو وجوہات ہیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، یہ 320 million ہے جبکہ 185 million خرچ ہوا

ہے۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب اس میں عرض کروں گا کہ اگر Prime Minister Priority Funds میں خرچ ہوا تو کم خرچ ہوا ہے، کوئی بات نہیں۔ یہ اچھی بات ہے کہ کم خرچ ہوا ہے۔ وہ ان کی صوابدید پر تھا لیکن یہ جو sanctioned projects ہیں اس میں جو کم خرچ ہوتے ہیں، اس میں پہلے تو یہ ہے کہ allocation چاہیے، allocation ہو تو پھر اس میں release چاہیے، پھر release ہو تو اس کو تو آپ خدا کے لیے spend کر دیں، released amount کو اگر spend نہیں کرتے ہیں تو

that reflects performance of that ministry.

جناب قائم مقام چیئرمین، وزیر صاحب ذرا مختصر بیان کر دیں۔

میر محمد نصیر مینگل، جناب اس میں، میں نے ان سے عرض کیا کہ باقی پیسے ہم نے خرچ کیے کیونکہ وہ Thar Coal Projects کا Contractor وہ کام complete نہیں کر سکا، اس کو payment نہیں ہوئی تو وہ پیسے خرچ نہیں ہو سکے۔ اس کے متعلق ہم enquiry کرائیں گے کہ یہ کس وجہ سے ہوا تاکہ جو بھی ہو ہم جواب دے دیں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you, Thank you. Question Hour is over, the remaining questions....

جی؟

جناب امان اللہ خان جدون، اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کروں کہ کافی ساری وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ٹھیکیدار سے کام manage نہیں ہو سکا۔ ہم نے funds allocate کیے تھے۔اس سے enquiry ہوئی، پوچھ گچھ ہوئی۔ یہ ٹھیکیدار کا problem تھا، ہمارا problem نہیں تھا ہم نے تو funds رکھے تھے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ٹھیکیدار کو کوئی prod نہیں کرتا ہے؟

جناب امان اللہ خان جدون، یہ ہمارے سسٹم میں خرابی ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، یہ ان کا معاملہ ہے میں تو معلوم کرنا چاہتا ہوں، میں تو ان

کی efficiency دیکھنا چاہتا ہوں on the floor of the House یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ کیوں نہیں ہوا، پیسے کیوں نہیں خرچ ہوئے، یہ projects کیوں complete نہیں ہوئے۔ یہ آپ کے اور ٹھیکیدار کے مابین ہے یا Ministry کی inefficiency ہے یا ٹھیکیدار کی inefficiency ہے؟ This is your concern. I want to know that.

جناب امان اللہ خان جدون ، ٹھیکیدار کی enquiry ہو رہی ہے ۔ یہ تو سسٹم ہے جس کے تحت ہم کام کررہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، Enquiry کریں ۔ ہاں جی ۔ بھئی سسٹم ہے، یہ انکوائری کر رہے ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر،جناب سسٹم کیا ہے؟ بتائیں کہ سسٹم، سسٹم ہم سے کوئی پوشیدہ تو نہیں ہے۔ وہ سسٹم کیا ہے جو پوشیدہ ہے یا خفیہ ہے جس کی وجہ سے پیسے خرچ نہیں ہو رہے۔ ہم ان کی مدد کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، خفیہ ہے تو بتا دیں کہ خفیہ ہے۔

جناب امان اللہ خان جدون، کوئی خفیہ بات نہیں ہے جی۔یہ پرانے ان کے ٹھیکے ہیں۔ ٹھیکے دار manage نہیں کر سکا۔ٹینڈر دیا اس کے بعد وہ مشینری، equipment, labour, so many problems rise ہوتے ہیں۔ ہمارے department میں ہی نہیں ہوتا۔ یہ کام آئے دن ہوتے رہتے ہیں ۔

Mr. Acting Chairman: Liaqat Bungalzai, but make it very short because we have some other business.

سوال پوچھیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگلزئی،یہ point of order پر بات کرنی ہے جی؟

جناب قائم مقام چیئرمین ، نہیں یہ point of order ابھی نہیں just hold it on, let me say some other thing.

سینیٹر لیاقت علی بنگلزئی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں

کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں انشاء اللہ to the point اور بڑی مختصر بات کروں گا۔ الحیاء نصف الایمان۔ یہ حدیث مبارکہ ہے کہ ایمان کا نصف حصہ حیا میں ہے اور گزشتہ آغا خان فاؤنڈیشن کی---

جناب قائم مقام چیئرمین ، دیکھئے جناب It is not point of order مجھے

Question Hour تو ختم کرنے دیں ۔ تو Question Hour is over, the remaining questions and their printed replies placed on the table of the House shall be taken as read. Let me clear the situation please. Just a minute. I am short of time. I have certain business to do. Let us have very short point of orders.

86. ***Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 24-082004 at 6.30 p.m.).

Will the Minister for Water and Power be pleased to state the profit earned or loss sustained by WAPDA during the last three years with year-wise break-up?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: Profit earned or loss sustained by WAPDA during last three years with year-wise break-up is as under:—

(Rs. in millions)

	2000-01	2001-02	2002-03
Profit (Loss)	1289.65	(12004.14)	6738.95

87. ***Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 24-08-2004 at 6.30 p.m.).

Will the Minister for Minorities, Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state:

(a) *the locations of hotels under the administrative control of the Pakistan Tourism Development Corporation;*

Question Hour is over remaining questions and answers are taken as and placed on the table of the House.

(b) the income and expenditure of these hotels durng the last five years; and

(c) the proposed locations for the construction of new hotels in the country?

Mr. Muhammad Ajmal Khan: The information is being collected and will be placed on the Table of the House on Next Rota Day.

88. ***Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 24-08-2004 at 6.30 p.m.).

Will the Minister for Minorities, Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state the steps being taken by the Government to encourage the private investment in tourism?

Mr. Muhammad Ajmal Khan: The information is being collected and will be placed on the Table of the House on Next Rota Day.

89. ***Engr Rashid Ahmed Khan:** (Notice received on 24-08-2004 at 6.40 p.m.)

Will the Minister for Water and power be pleased to state whether it is a fact that some L.T. Poles installed six years ago in the area of Sahib Gul Mahal from Alamzeb Korrona to Muhammad Baz Korrona Sub-division Umerzai Teh; Tangi Distt. Charsada are still without L.T. wires, if so, the time by which L.T. wires over these poles will be fixed?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: 3 No. L.T. Poles being part of partially electrified village are installed without conductor. The conductor will be provided on these poles by the end of September 2004.

90. ***Dr. Azizullah Satakzai:** (Notice received on 24-08-04 at 6.45 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply natural gas to villages Akhoondhery, Amirabad, Dhaki, Mandani, Harichand and adjacent of district Charsada, if so, when?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: Presently there is no proposal under consideration of the Government to supply gas to villages Akhoondhery, Amirabad, Dhaki, Mandani, Harichand and adjacent areas of Charsada.

91. ***Mr. Muhammad Abbas Komaili:** (Notice received on 24-08-2004 at 6.50 p.m.)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state:

(a) whether it is a fact that amount of Rupees five hundred thousand as compensation was announced for those killed in terrorist incidents of Ali Raza and Hydri Mosques at Karachi; and

(b) whether the said amount has been paid to the affected families, if not, its reasons?

Reply not received.

92. ***Mr. Muhammad Abbas Komaili:** (Notice received on 24-08-2004 at 6.50 p.m.)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state:

(a) whether fair representation has been given to all the Islamic schools of thoughts in the Council of Islamic Ideology; and

(b) the criteria proportion on the basis of which representation is given in the said council?

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq: (a) Yes.

(b) Criteria for representation of various Schools of Thought is given at Article 228(3) (a) of the Constitution.

93. ***Mr. Muhammad Abbas Komaili:** (Notice received on 24-08-2004 at 6.50 p.m.)

Will the Minister for Religious Affairs, Zakat and Ushr be pleased to state whether proper and just representation has been given to ulmas of all schools of thoughts in Federal Shariat Court and Idarae Tahqiqaate Islami?

Reply not recieved.

95. ***Dr. Kauser Firdaus:** (Notice received on 24-08-2004 at 6.55 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to the Senate starred question No. 22 replied on 5th December, 2003 and state:

(a) *whether it is a fact that the work of shifting of 4900 KVA load and 51 km length of Suraj Gali feeder to 11 KV new Khanpur feeder has not been completed so far, if so, its reasons and the time by which the same will be completed; and*

(b) *the steps taken so far regarding construction of Grid Station at Khanpur?*

Mr. Liaquat Ali Jatoi: (a) It is a fact that the load shifting work from 11 KV Suraj Gali feeder to 11 KV New Khanpur feeder is not completed. However, the work is in progress and likely to be completed by 30-09-2004.

(b) Presently, proposal for construction of 132 KV Grid Station at Khanpur is not included in 6th STG Programme as the same is un-feasible at this stage.

96. ***Mrs. Rukhsana Zuberi:** (Notice received on 25-08-2004 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) *the line losses of WADA during the last three years with year-wise and province-wise break-up;*

(b) *the funds given by GOP during the said period; and*

(c) *the loans obtained by WAPDA to develop infrastructure during the said period?*

Mr. Liaquat Ali Jatoi: (a) Year-wise WAPDA System Losses:

2001-02	2002-03	2003-04
25.7%	26%	25.5%

Line losses are determined company-wise, the detail is as per below:—

Companies	2001-02	2002-03	2003-04
LESCO	15.8	14.7	14.1
GEPCO	13.9	13.0	11.9
FESCO	11.8	11.2	10.4
IESCO	10.8	10.9	10.9

Companies	2001-02	2002-03	2003-04
MEPCO	18.2	17.5	17.0
PESCO	23.0	32.0	31.4
TESCO	—	13.2	25.0
HESCO	33.4	34.9	35.3
QESCO	19.0	18.1	16.0

(b) WAPDA has not received any funds from GOP during the last three financial years except Rs. 11.6 billion in FY 2002-03, against cash shortfall of FY 2001-02.

(c) A statement showing the amount of loan obtained by WAPDA during the 3 years period is attached as Annex-I.

Annexure-I

LOAN RECEIVED BY WAPDA (POWER WING)

(Rs. in Billion)

Loan	FY 2001-02	FY 2002-03	FY 2003-04 (Provisional)
Foreign Direct Loans	0.010	0.262	—
Foreign Relent Loans	6.564	8.825	4.784
Cash Development Loans	0.651	0.500	1.536
Short Term Loans	6.641	3.954	—
Bridge Financing Loans	—	1.300	—
WAPDA Bonds	—	7.000	—
Total:	13.866	21.841	6.320

97. ***Mrs. Rukhsana Zuberi:** (Notice received on 24-08-2004 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Minorities, Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that the Ministry has recently invited 'Expression of Interest' through advertisement for leasing out the Pakistan Institute of Tourism and Hotel Management;*

(b) *whether the Ministry is authorised to lease out on its own an institute which is governed by a board of governors without getting approval from it; and*

(c) *the reasons for not handing over the said institute to a private company/firm through the privatization commission?*

Mr. Muhammad Ajmal Khan: The information is being collected and will be placed on the Table of the House on next Rota Day.

98. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 25-08-04 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) *the names of the areas in Larkana where old electric wires have been replaced during the last two years; and*

(b) *the names of areas where the old electric cables are proposed to be replaced in near future?*

Mr. Liaquat Ali Jatoi: (a) List showing names of areas in Larkana where old electric wires have been replaced during the last 2 years is attached as Annex-A.

(b) List showing names of areas where the old electric cables are proposed to be replaced during current fiscal year (2004-05) is attached as Annex-B.

Annex-A

(1) Dari Mohalla near Moala Chowk.
(2) Shah Abad Mohallah.
(3) Bhurgri Para Lahori Muhalla.
(4) Valeed Mohalla.
(5) Jalus Bazar.
(6) Siddique Bazar.
(7) Shah Baharo Mohalla.
(8) Murad Wahan near Boys School.

(9) Miro Khan Chowk Larkana.
(10) Nario Padhar Larkana..
(11) Ghanb Abad Mohalla Larakana.
(12) Mehar Shah Bukhari Mohalla.
(13) Qafila Sirai Muhalla.
(14) Ali Goharabad near Sufaid Majid.
(15) Dari Muhallal Near Folks School.
(16) Mohalla Baharpur.
(17) Mohalla Nano Padhar near D.C. School Larkana.
(18) Mohalla Samiabad near Panjtan Mosque.
(19) Tank Chowk near Bismillah Motors.
(20) Bakrani Road Dari Muhalla near Siddique Cloth Store.
(21) Bakrani Road near Hussain Dry Cleaner.
(22) Jalus Bazar near Jabar Brothers.
(23) Peer Sher Road near Pearl Bakery.
(24) Muhallah Gajan Pur near Iqra Book Store.
(25) Phull road Ali Gohar Abad.
(26) Mohalla Saindad Phase-I.
(27) Gajan Pur near Sadam Dry Cleaner.
(28) Near Murad Wahan Primary School.
(29) Hamat Mohalla near Mehran Colony.
(30) Dari Mohalla near Ali Blood Bank.
(31) Near Ticket Ghar Mirodero street.
(32) Muhammad Pur/Abbasi street.
(33) Muhalla Shahabad Phase-II.
(34) Gaibi Khan Chandio Muhalla.
(35) Muhalla Ghous Pur.
(36) Bakrani Road near Dari Muhalla.
(37) Royal Road near Jamia Mosque.
(38) Khidmat Masoom Muhalla.
(39) Advocate Colony.
(40) Ali Abad near Rehmatpur.
(41) Muhalla Samiabad.
(42) Muhalla Karma Bagh.
(43) Hamat Muhalla Shaikh Imran Bargah.
(44) Old Station Road near Ghanti Phattak.
(45) Muhalla Ghous Pur near Siraj Kiryana Store.
(46) Bakrani Road near Dari Muhalla.
(47) Muhalla Surhia Padhar near Municipal Office.
(48) Muhalla Saindad Phase-II.

Annex-B

(01) Lahori Muhalla Larkana Phase-I&II.
(02) Sayadan to Padhar Lahori Muhalla.
(03) Rehmat Pur Muhalla Larkana.
(04) Nazar Muhalla Larkana.
(05) Ali Gohar Abad Muhalla.
(06) Muhalla Qafila Sirai.
(07) Shahi Bazar Larkana.
(08) Dari Muhalla Larkana.
(09) Ayoub Colony Larkana.
(10) Kousar Mill Muhalla Larkana.
(11) Murad Wahan Muhalla Larkana Phase-I.
(12) Murad Wahan Muhalla Larkana Phase-II.
(13) Cattle Colony Larkana.
(14) Khichi Mohalla Larkana.
(15) Gajan Pur Mohalla.
(16) Naudero Road near Maderssa.
(17) Phull Road.
(18) Munawarabad Muhalla.
(19) Peoples Colony.
(20) High Court Road.
(21) Allahabad Mohalla Air Port Road.
(22) Masan Road.
(23) Masan Muhalla.
(24) Jhangal Shah Muhalla.
(25) Bakrani Road near Essar Dass.
(26) Bakrani Road near Petrol Pump.
(27) Nishtar Road near Brohi Phatak.
(28) Nishtar Road near Mirani Muhalla.
(29) Gaibi Khan Chandio Muhalla.

99. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 25-08-04 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply Natural Gas to villages Haji Khuda Bakhsh Brohi, Mehboob Brohi, Ahmed Brohi, Qulli, Mehrab Sandello of UC Garello and Qaim Mangan, UC Pathan, Tehsil Dokri, District Larkana, Sindh, if so, when?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: Presently no proposal is under consideration of the Government to supply Natural Gas to Villages Haji Khuda Bux Brohi, Mehboob

Brohi, Qulli Mehrab Sandelo and Ahmed Brohi Union Council (UC) Garello and Qaim Mangan of UC Pathan Tehsil Dokri, District Larkana Sindh as these schemes exceed the criteria of Rs. 20,000/- per customer cost approved by the Government for the Province of Sindh.

100. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 25-08-04 at 1.30 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the line losses of WAPDA and KESC throughout the country with year-wise break-up;

(b) the main causes of these losses; and

(c) the steps taken by the Government to reduce these losses?

Reply not received.

101. ***Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 25-08-04 at 2.45 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply electricity to village Dheri Zaman Bala and Zairin, Tehsil Balakot, District Mansehra, if so, when?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: There is no proposal under consideration for supply of electricity to village Dheri Zaman Bala and Zairin, Tehsil Balakot, District Mansehra as reported by PESCO.

It is further added that villages are electrified on recommendations of public representatives MNAs, MPAs, District Nazims or under Prime Minister's Directives, subject to provision of funds.

102. ***Maulana Rahat Hussain:** (Notice received on 25-08-04 at 3.00 p.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply electricity to village Pindora, Tehsil Gujar Khan, District Rawalpindi, if so, when?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: There is no proposal under consideration for supply of electricity to village Pindora, Tehsil Gujar Khan, District Rawalpindi as reported by IESCO.

It is further added that villages are electrified on recommendations of public representatives MNAs, MPAs, District Nazims or under Prime Minister's Directives, subject to provision of funds.

104. ***Mr. Amanullah Kanrani:** (Notice received on 30-08-04 at 9.45 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that quota for Balochistan and Sindh for vacancies in PWD advertised in the press on 1st August, 2004 has not been mentioned, if so, its reasons; and*

(b) *the number of persons working in PWD and the precentage of those persons who belong to Balochistan and Sindh with cadre-wise break-up?*

Syed Safwanullah: (a) Yes. It is a fact that quota for Balochistan and Sindh provinces for the vacancies in BS 1 to 07 advertised in the press on 01-08-2004, by the Chief Engineer (North), Pak. PWD, Islamabad, has not been mentioned because these posts are meant exclusively for North Zone, which looks after and executes works in Pubjab province, Islamabad Capital Territory and NWFP. Under the Rules, the recruitment for the Zone is restricted to the particular area *i.e.* offices where vacancies have occurred, are located. For filling up the vacancies meant for Sindh and Balochistan provinces, separate advertisements shall also be made by the concerned Chief Engineers shortly.

(b) There are 1010 regular employees in working position in the Central Cadre of Pak. PWD, as on 16-09-2004.

The share of Sindh province comes out = 19.207%

The share of Balochistan province comes out = 5.247%

105. ***Professor Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 02-09-2004 at 9.30 a.m.)

Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) *the number of Federal Government residential accommoda- in the country, with category-wise detail; and*

(b) *the number of the Government employees eligible for allotment of the said accommodations?*

Syed Safwanullah: (a) List is attached.

(b) 21490 Federal Government Servants are on the waiting list of the Estate Offices. This Ministry has no information about the number of entitled Federal Government Servants.

TOTAL GOVERNMENT ACCOMMODATION STATION WISE.

Station.	A	B	C	D	E	F	G	H	I	Cat-I	Cat-II	Cat-III	Cat-IV	Cat-V	Cat-VI	Minister Houses.	APO HOUSES WITH OUT ANY TYPE/CAT.	PIMS.	Rwp	Total.
Islamabad.	3365	3786	1705	1287	784	211	115	62	54	70	275	618	835	2355	448	24	14	346	668	17022
Peshawar.	132	72	181	248	30	-	-	-	-	-	6	-	-	-	-	-	-	-	-	669
	H	G	F	E	D	C	B	A												
Karachi	1712	1794	3004	692	401	196	10	12	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	7821
Lahore.	245	105	869	17	440	119	23	5	-	-	-	-	-	-	-	-	-			1823
Quetta.	82	46	48	52	13	14	1	-	-	-	16	32	24	176	-	-	-	-	-	504
																			Grand Total.	27839

106. ***Mr. Tahir Iqbal:** (Notice received on 02-09-2004 at 11.30 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate starred question No. 231 replied on 24-12-2003 and state:

(a) the date on which system, Augmentation and Renovation Programme was started in Zafarabad colony, D.I. Khan; and

(b) the present stage of work and the time by which it will be completed?

Reply not received.

107. ***Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 03-09-04 at 11.45 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to construct a grid station in village Dudial, District Mansehra, if so, has the site been selected for the said purpose; and

(b) the amount to be paid to the onwers of the acquired land and the mode of its payment?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: (a) A 220/132 kV Mansehara Grid Station has been proposed to disburse power of Dubair Khawar, Khan Khawar and Alai Khawar Hydro Projects (under consideration to the WAPDA Network.

Site was selected and approved during April 2004 by the Siting and Layout Board. NTDC/WAPDA intended to initiate acquisition proceedings but in the meantime a representation from the land onwers for not acquiring their land, was received through Nazim Union Counsed Dudial District Mansehra which is under consideration on merit.

(b) The amount to be paid to the owners of the acquired land is to be assessed by the Board of Revenue NWFP in accordance with the land acquisition procedure under Land Acquisition Act and payment is to be made thereof by Land Acquisition Collector after fulfilling acquisition proceedings.

108. ***Syed Hidayatullah Shah:** (Notice received on 03-09-04 at 11.15 a.m.)

Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the total land acquired by the Government for Tarbela Dam;

(b) the criteria laid down to compensate the affectees of that dam; and

(c) the number of the affectees of the dam to whom compensation has been paid; and

(d) the number of the said affectees who have not been compensated so far and the time by which they will be compensated?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: (a) The total land acquired by Government/WAPDA for Tarbela Dam is 82109 acres.

(b) The following criteria to compensate the affectees of the Dam was laid down in the Presidential meeting held on 3rd May, 1967:—

(i) Owners of agricultural land possessing a minimum of half acre of irrigated land or two acres of barrani land under cultivation in the affected areas should be given the option to purchase agricultural lands in the Old Colonies of the Punjab and Barrage Areas. The minimum area to be offered will not be less than 12/1-2 acres in Colony Areas and 16 to 34 acres in Barrage Areas depending on the quality of land.

(ii) Land offered in Colony Areas should be priced on the basis of prevailing prices during 13 months proceeding May, 1967. In the Barrage Areas also the price should be similarly fixed by the Board of Revenue and a concession of Rs. 100/- per acre should be made.

(iii) In the Colony Area the maximum acerage to be offered to a land owner should be 50 acres while in the Barrage Areas there should be no size restriction.

(iv) There should be no restriction in securing land both in colony and Project Areas subject to the minimum and maximum limitations.

(c) As per acquisition record, 57646 affectees have been paid land compensation and 16618 affectees have been paid compensation for their built-up-properties, in the settled area.

(d) 66 Nos. land compensation cases of miscellaneous nature and 40 Nos. execution cases are subjudiced in various Courts, filed by the affectees.

108-A. ***Mr. Muhammad Enver Baig:** (Notice received on 09-09-04 at 10.25 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state:

(a) the expenses incurred on Prime Minister's visits to Saudi Arabia for Umra during 2004 including air transportation; and

(b) the names of those who accompanied the P.Ms' in the said visits?

Reply not received.

SENATE SECRETARIAT

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

for Friday, the 24th September, 2004

10. ***Mr. Sanaullah Baloch :*** *(Notice received on 24-08-04 at 6.20 p.m.)*

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the terms and conditions under which the Sandak Project was given to the Chinese Company;

(b) the profit earned by the said company from the said project up to June, 2004;

(c) the number, names and place of domicile of the Pakistanis working on the said project with province-wise and district-wise break-up;

(d) the number of foreigners working on that project?

Mr. Amanullah Khan Jadoon: (a) The main terms and conditions are as under:

i. Duration of lease contract is 10 years.

ii. The lessee shall invest US$ 8—10 million for the maintenance, repair, rehabilitation and production of the project.

iii. Lessee shall pay to Lessor annual rent @ US$ 0.5 million (United States Dollar half a million).

iv. During the terms of lease contract, after paying back the lessee's investment and interest, the Lessor will share 50% of surplus generated from the sales of the product. The working capital shall be repatriated by lessee from its own 50% share in the surplus.

v. During the terms of the lease contract Lessor shall pay to Government of Balochistan the royalty @ 2%.

vi. Lessee shall employ non-skilled and semi-skilled local labour force as well as other qualified working staff from Pakistan as per the Employment plan, the majority of whom shall be form Balochistan Province.

(b) The Lessee has earned profit of US $ 1.97 million upto 31 December, 2003 which has been adjusted against deferred cost (preliminary expenses). The Annual Accounts of financial year 2004 have not been finalized because MRDL closes its financial year on 31st December each year. Therefore, profit for the current year has to be determined on the close of the financial year.

(c) By the end of July, 2004, MRDL has employed a working team of 1118 Pakistanis, among which 872 are contractual employees and the other 246 are daily wagers. 570 Pakistanis are from Chagai/Nushki and 410 are ex-SML employees (contractual).

MRDL EMPLOYEES ANALYSIS CHART

Province	Number	Percentage
Balochistan	859	76.8
Sindh	155	13.9
Punjab	64	5.7
N.W.F.P	30	2.7
A.J. Kashmir	10	0.9
Total	**1118**	**100**

The list of names and native district of employees has been sought for from the lessee but it would take some time because of being a lengthy list.

(d) Up to July 2004, 313 foreign expatriates (Chinese) are working on Sandak Copper Gold Project.

12. Mr. Farhat Ullah Babar: (Notice received on 25-08-2004 at 12.20 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state :

(a) whether any person died in NAB custody since January 2002, if so, the personal details of those persons;

(b) whether any departmental inquiry was held in the said cases, if so, the findings thereof; and

(c) whether any JUDICIAL inquiry has been held into the said cases, if not, its reasons?

Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat: (a) Agha Muhammd Sajjad, Ex-Divisional Engineer BT Project Lahore, PTCL, s/o Agha Muhammad Yousaf Khan resident of House No. 216, Ravi Park, Ravi Road, Lahore was arrested from his residence on 5 March 2004 at 1930 hours and was brought to NAB Police Station Lahore at 2000 hours. On reaching Police Station he complained sickness. He was immediately evacuated to Hospital. He died at 2110 hours the same day.

(b) Yes, Departmental inquiry was carried out in order to find out the circumstances under which the said individual died. Findings of the inquiry report confirmed that the deceased was a heart patient and he died a natural death.

(c) Yes, inquiry was held by Special Judicial Magistrate Lahore who declared that the death was natural.

*13. **Syed Murad Ali Shah:** (Notice received on 31-8-2004 at 11.30 a.m.)*

Will the Minister for Culture, Sports, and Youth Affairs be pleased to state :

(a) the number and names of the Pakistani players/athletes who participated in the Olympics 2004 held in Athens;

(b) the names and designations of the officials who accompanied the said players/athletes;

(c) total expenditure incurred on the said participation; and

(d) the achievements of the Pakistani players/athletes in the said games?

Mr. Muhammad Ajmal Khan: (a) Pakistan contingent comprising 43 members participated in the Athens Olympic Games 2004. Names of athletes/players are at Annex-A.

(b) The names and designation of the Officials who accompanied the said players / athletes are also at Annex-A.

(c) The total expenditure of Rs. 3,246,482/- has been incurred on the participation of Pakistan contingent in the Athens Olympic 2004.

(d) Pakistan could not get any medal in the Olympic Games.

DEFERRED QUESTIONS

(Question Nos. 1, 2, 5, 6 and 8 were originally set down for answering on 3rd July, 2004 but were deferred)

1. **Mr. Farhat Ullah Babar:** (Notice received on 16-04-04 at 1.29 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the salary, allowances and other fringe benefits admissible to the Chairman Zarai Tarraqiati Bank Limited (ZTBL);

(b) the educational qualifications of the present incumbent, and

(c) the number and amount of advance salaries paid to the said incumbent, if any?

Mr. Shaukat Aziz: (a) The salary package of the President of ZTBL as approved by its Board of Directors is:—

— Basic pay Rs. 48,648/-p.m.
— Adhoc Pay Rs. 43,783/-p.m.
— House rent Rs. 42,000/-p.m.

The President, ZTBL is also entitled to the following:—

Famishing Limit:	On annual basis Rs. 1,00,000/-
School Education:	Up to Rs. 15,000/- p.m.
Utilities/ Entertainment & Medical	Actual
Vehicles	Two vehicles for official/private use
Bonus:	As per banks rules
L.F.A.	Three months' Basic/Adhoc Pay on completion of service year.

Club Membership	Two club memberships
Repair Maintenance	Repair/Maintenance of residence

(b) — M.A. (Economics) Govt College, Lahore
— M. Phil (Economics) from University of Leeds, Leeds, UK

(c) NIL

2. **Mr. Farhat Ullah Babar:** (Notice received on 16-04-04-at 1.29 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the names, location and cost of the projects undertaken under the poverty alleviation programme indicating the amount spent on each project during the first half of the current financial year?

Mr. Shaukat Aziz: The Sector-wise expenditure of PRSP Sectors for the third quarter, 2003-2004 is as under:—

PRSP Exp. Heads	Total Amount (Rs. In million)
1. Roads Highways & Bridge	8529
2. Water Supply & Sanitation	3000
3. Education	66517
4. Health	17104
5. Population Planning	2707
6. Social Security & Social Welfare	2265
7. Natural Calamities & Other Disaster	369
8. Irrigation	12109
9. Land Reclamation	1312
10. Rural Development	8130
11. Law and Order	25759

12.Low Cost Housing	414
13.Justice & Courts	1732
14.Food and Subsidies	4300
15.Food Support Programme	2211
16.Village Electrification	1422
Total:	157880

5. **Professor Khurshid Ahmed:** (Notice received on 11-05-04-at 3.10 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the amount of loans obtained by Pakistan from donor countries and public and private financial institutions from 1999 to 2004 with year -wise break-up indicating also the terms and condition of these loans?

Reply not received.

6. **Mr. Muhammad Amjad Abbas:** (Notice received on 13-05-04-at 12.35 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the amount of loans advanced by Zarai Taraqiati Bank (former ADBP) for the establishment of agro based industry and farming sector during the last 10 years indicating also the rate of interest, rate of recovery and rate of stuck-up and bad loans, separately; and

(b) whether it is a fact that the said borrowers did not return the loans to the bank, if so, the steps taken to recover such loans?

Mr. Shaukat Aziz: (a) *The details are at Annex-I.*—The rate of mark-up being charged by ZTBL previously upto 30th June, 2004 was 11% on timely repayment of loans by the borrowers. The rate of mark-up *w.e.f.* 1st July, 2004 would be as under:—

(i) All new Agricultural loans—9% per annum

— This could further be reduced to 8% w.e.f. 1st January, 2005 on timely repayment.

(ii) On going Loans:—

— Tractors and Tube Wells 9% per annum
— Other loans prior to 1st July, 2004 11-14% per annum

(b) Some of these borrowers did not return the loan. However, the following steps have been in vogue to recover the bank loans:—

* Demand notices to the borrowers are issued 2 months before the due date of installments.

* Legal notices are issued after one month of due date if the amount is not deposited by the borrowers.

* In stuck-up cases the loans are recovered as arrears of land revenue.

* Recovery suits are filed against chronic defaulters in the banking Courts if, recovery is not possible manageable from them through others means.

Annex--I

ZTBL: DISBURSEMENT & RECOVERY OPERATIONS

Rate of Return on Agri loans

Period	Rate of return
16 09 93 to 28 10 95	13.50%
29 10 95 onward	14%

AGRI LOANS

(RUPEES IN MILLION)

FISCAL YEAR	DISBURSEMENT		RECOVERY			BALANCE RECOVERABLE		BALANCE RECOVERABLE AS %AGE OUTSTANDING	BAD LOANS (NOT RECOVERED TILL 30-06-2003)
	NO OF LOAN CASES	AMOUNT	RECOVERABLE	RECOVERY	REC RATE(%)	NUMBER	AMOUNT		
1	2	3	4	5	6	7	8	9	
1994	103581	8702.003	16959.110	10320.721	60.9	-	6636 389	16.9	617.841
1995	196708	14138.414	16362 941	9500 579	58 1	-	6862.362	14.7	226.076
1996	135346	10253 973	23687.367	12400.935	52.7	346324	11206.432	22.8	662.158
1997	133708	11654.501	27713 456	14810 950	53.4	324418	12902 506	25.2	480.371
1998	325538	22353.632	31232.582	18313.284	58.6	320076	12919.298	21 1	467 400
1999	451992	30171.330	41324 158	25432.333	61.5	386798	15891.825	21 5	1061.035
2000	374243	24423.889	48076.277	29736.808	61 9	427369	18339.469	23.6	1717 326
2001	427124	27610 229	49709.590	31864.771	64.1	445756	17844.919	22.3	2615.378
2002	432534	29106.015	51686.930	33387 503	64.6	411390	18301.427	21.9	6547 800
2003	427471	29270 160	61662.763	34282.484	55.6	520285	27380.279	31.2	12984 897

PROJECT LOANS **

(RUPEES IN MILLION)

FISCAL YEAR	DISBURSEMENT		RECOVERY			BALANCE RECOVERABLE		BALANCE RECOVERABLE AS %AGE OF	BAD LOANS (NOT RECOVERED TILL 30-06-2003)
	NO OF LOAN CASES	AMOUNT	RECOVERABLE	RECOVERY	REC RATE(%)	NUMBER	AMOUNT		
1	2	3	4	5	6	7	8	9	
1994	21	287 249	2759 643	292.876	10.6	-	2466 767	28.1	604.170
1995	28	437 321	2392 926	309.590	12.9	-	2083 336	21.0	350.267
1996	9	85.401	4888 223	297 526	6 1	605	4590 697	43.5	1541.398
1997	11	32.611	5919.802	326.963	5.5	583	5592 809	50.0	581.456
1998	3	9.351	7088 828	394 069	5 6	523	6694 759	57.5	504.144
1999	2	4 630	7818.775	412.874	5.3	471	7405 901	65.5	674.222
2000	0	0.000	7897.535	392.357	5.0	431	7505.178	65.5	708.552
2001	0	0.000	8920.820	238.616	2.7	417	8682.204	73.6	716.060
2002	0	0 000	8474 402	158.427	1.9	395	8316.035	76.9	2515.097
2003	0	0.000	9288 145	86.375	0.9	349	9201 770	80.6	1008.406

TOTAL LOANS

(RUPEES IN MILLION)

FISCAL YEAR	DISBURSEMENT		RECOVERY			BALANCE RECOVERABLE		BALANCE RECOVERABLE AS %AGE OF 4	BAD LOANS (NOT RECOVERED TILL 30-06-2003)
	NO OF LOAN CASES	AMOUNT	RECOVERABLE	RECOVERY	REC RATE(%)	NUMBER	AMOUNT		
1	2	3	4	5	6	7	8		
1994	[illegible]	[illegible]9.252	19718.753	10613.507	53.8	-	9105.156	18.9	1222.011
1995	[illegible]	14575.735	18755.867	9810.169	52.3	-	8945.698	15.8	576.343
1996	135[illegible]	10339.274	28555.595	12758.461	44.7	346929	15797.128	26.5	2203.554
1997	133719	11687.112	33633.256	15137.943	45.0	325001	18495.315	29.6	1061.827
1998	328841	22362.983	38321.410	18707.353	48.8	320599	19614.057	26.9	971.544
1999	451994	30175.960	49142.933	25845.207	52.6	387269	23297.726	27.4	1735.257
2000	374243	24423.889	55973.812	30129.165	53.9	427800	25844.647	29.0	2425.878
2001	427124	27610.229	58630.510	32103.387	54.8	446173	26527.123	28.9	3331.435
2002	432534	29108.015	60163.392	32545.930	55.8	411785	25617.462	28.2	9062.897
2003	427471	29270.166[illegible]	70950.903	34359.25[illegible]	48.4	520634	36582.049	36.9	13991.303

* Includes balance prior to year 1994

** Fresh loans has been suspended since 1992 and disbursements given above are mainly of loans sanctioned prior to 1992 and were disbursed in instalments after completion of pre-requisite formalities procedures and documentation. Rate of return for agro-based industry was 14% p.a interest (compound) for foreign currency loans, 13% p.a mark-up for local currency loans and 15% p.a. for working capital. Total amount disbursed for agro-based industry is Rs. 6.650 Billion and the recovery is Rs. [illegible] Billion.

8. **Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** (Notice received on 22-05-04 at 9.50 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the number, names, place of domicile and date posting abroad of officers of the national Bank of Pakistan between the period October, 1998 and April, 2004?

Mr. Shaukat Aziz: Details are Annexed.

CREDIT [illegible] COORDINATION & MANAGEMENT GROUP
NATIONAL BANK OF PAKISTAN, HO KARACHI

CAS RATED EXECUTIVES OFFICERS OF NBP POSTED ABROAD FROM OCTOBER 1998 TO APRIL 2004

	NAME	DESIGNATION	DOMICILE	DATE OF POSTING ABROAD
AMERICA EUROPE REGION				
WASHINGTON D.C. BRANCH				
1	Mr. Amjad Ali Shaikh	SVP/Manager.	Punjab	November, 1999
PARIS BRANCH				
2	Mr. M. Sohaib Farooqi	SVP/DG.	Punjab	06.05.2002
3	Mr. Farooq Anwar Khawaja	A.V.P.	Punjab	20.03.2001
FRANKFURT BRANCH				
4	Mr. Abdul Malik.	O.G.I	NWFP	01.09.2000
REPRESENTATIVE OFFICE, TORONTO (CANADA)				
5	Mr. R. A. Kaleemi	SEVP/Chief.	Sindh	23.06.2003

MIDDLE EAST, AFRICA & SOUTH ASIA REGION, BAHRAIN

6	Mr. Amir [illegible]	V.P.	Sindh	11.05.2003
7	Mr. Nadir Khan	V.P.	NWFP	21.04.2002
8	Mr. Nasir Khan	A.V.P.	F.A.T.A.	27.05.2002

CAIRO BRANCH (EGYPT)

9.	Mr. Mujahid Abbas [illegible]	AVP/GM	Punjab	26.01.2003

DHAKA BRANCH (BANGLADESH)

10	Mr. Q.S.M. [illegible]	VP/G.M.	Sindh	14.02.2001
11	Mr. Nasir [illegible]	O.G.I.	Punjab	28.06.2001

REGIONAL OFFICE, FAR EAST HONG KONG

12	Mr. Asif Hassan	SEVP/RCE	Punjab	20.02.2002

MAIN BRANCH, HONG KONG

13	Mr. Ghulam Hussain Azhar	VP/GM.	Punjab	04.12.2000
14	Mr. Ahmad Naeem.	O.G.I.	Punjab	06.01.2004
15	Mr. Junaid Ahmed Khan	O.G.II	Sindh	12.04.2004

KOWLOON BRANCH

16	Mr. Muhammad Yaqoob.	VP/Manager.	Punjab	30.10.2001

SL. NO	NAME	DESIGNATION	DOMICILE	DATE OF POSTING ABROAD
TOKYO BRANCH				
17.	Mr. Ziaullah Khan.	SEVP/G.M.	Punjab	09.07.1999
18	Mr. Zamir-ul Ahsan.	A.V.P.	Punjab	18.09.2001
OSAKA BRANCH				
19.	Mr. Shahzad Ahmed	VP/Manager.	Punjab	27.11.2001
SEOUL BRANCH				
20.	Mr. Abdul Ghafoor	VP/Manager.	NWFP	19.08.1999

REPRESENTATIVE OFFICE, BEIJING

21.	Mr. Nasir Hus[illegible]	EVP/Manager.	Sindh	20.12.1999

CENTRAL ASIAN REPUBLICS

REGIONAL OFFICE ALMATY (KAZAKHSTAN)

22.	Mr. M. Farooq Saleem	EVP/RCE	Punjab	10.01.2004

ASHGABAT BRANCH (TURKMENISTAN)

23.	Mr. Muhammad Fuad Mohsin.	AVP/G.M.	Punjab	25.06.2001
24.	Mr. Tahir Mahmood	A.V.P.	Punjab	20.05.2002
25.	Mr. Asim Akram Khan	O.G.I	Punjab	16.02.2003

ALMATY (KAZAKHSTAN) PROPOSED BRANCH

26.	Mr. Syed Azhar Ali.	VP/GM	Balochistan	20.08.2003
27.	Mr. Sajjad Ali Kakakhel.	VP/	NWFP	27.09.2001
28.	Mr. M. Rizwan Khan.	A.V.P.	Sindh.	23.05.2002

KABUL BRANCH (AFGHANISTAN)

29.	Mr. S. Mahmood-ul Hassan.	AVP/GM	NWFP	29.09.2003
30.	Mr. Javed Iqbal Khattak.	O.G.I./Ops Mgr.	NWFP	04.10.2003
31.	Mr. Muez Khan Afridi	O.G.III	NWFP	27.09.2003

53. **Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 3-07-04 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the details of criteria and mechanism adopted by the authorities of Finance and Revenue Divisions for the communication of official news, point of view and information to the press and public?

Mr. Shaukat Aziz: The criteria for selecting an item to be communicated to the press and public is based on its effects on taxpayers in particular and on the public at large in general. The mechanism adopted by the Revenue Division for the communication of official news and point of view and information to press and public consists of the following channels:—

(i) *Press briefings.*– More important issues are conveyed to the public through specially called press briefings and press conferences. Based on these briefings press releases and hand-outs are also distributed among the media persons.

(ii) *Advertisements in Print & Electronic Media.*—Depending on the importance of an item advertisements for print and electronic media are released for information, facilitation and education of the public.

(iii) *Publication in official Gazettes.*— All SROs and Notifications, immediately after their approval, are sent to the Printing Corporation of Pakistan for their publication in the Corporation's weekly and monthly Gazettes. These publications of the PCP are not only sent to the Government departments as per their demand but also offered for sale to the public, mainly from Stationery and Forms Department, Karachi.

(iv) *CBR,s Website.*— All material of public interest including texts of tax laws and rules, facilitation literature and all SRO's and Notifications are placed on CBR's Website www.cbr.gov.pk. Which is periodically updated.

(v) *CBR's Helpline Centre.*— Just after the presentation of Budget 2004 in the National Assembly, a Helpline Centre was created in the CBR. Initially it was planned to answer public queries regarding the Budget 2004-05 and was to be operational till 30th June, 2004. However, after the tremendous response it has received from the public, it has been transformed into a permanent feature for facilitaion of the taxpayers. CBR also issues a monthly News Latter and a Quarterly Review for presenting its point of view, analyses and information, specially about revenue targets, collections, refunds etc.

54. **Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 3-07-04 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the job description and terms of reference for the member, chiefs and Secretaries of the Central Board of Revenue?

Mr. Shaukat Aziz: The job description for the post is at **Annex-I**

The job description for the post is at **Annex-II**

The job description for the post is at **Annex-III**

The terms of reference is at **Annex-IV**

(Annexures have been pleased on the Table of the House as well as Library).

55. **Prof. Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 3-07-04 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the details of mechanism adopted by the CBR for the implementation of its directives by the subordinate Regional Commissioners of Income Tax?

Mr. Shaukat Aziz: All Income Tax authorities and other persons employed in execution of the Income Tax Ordinance, 2001, observe and follow the orders, instructions and directions issued by the Central Board of Revenue in terms of section 214 of the said Ordinance. Instructions/directions are conveyed in writing as well orally which are followed by the subordinate offices.

56. **Prof. Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 3-07-04 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the details of mechanism adopted by the Regional Commissioners of Income Tax for implementation of their directives from the subordinate Commissioners?

Mr. Shaukat Aziz: Regional Commissioners of Income Tax may assist, guide or instruct any subordinate Commissioner or any Taxation Officer in the course of any proceedings under the Income Tax Ordinance, 2001, in terms of Section 213 of the said Ordinance. Instructions/directions as conveyed are followed by the subordinate offices.

57. **Prof. Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 3-07-04 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the details of mechanism adopted by Income Tax Department for identifying the leakage in tax deduction?

Reply not received

58. **Prof. Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 3-07-04 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that the Tax exemption granted to non-resident sea fares on the salary income was withdrawn for the period from 01-07-1996 to 30-06-2001: and*

(b) *whether it is also a fact that thousands of non-resident sea fares has not been taken in to the tax net, if so, the estimated loss of revenue during the said period with year-wise break-up and the action taken against the responsible officials?*

Mr. Shaukat Aziz: (a) Exemption grated to non-resident seafarers on the salary income was omitted through Finance Act, 1996. However, it was again exempted from tax by inserting clause (7F) through Finance Ordinance, 2001 provided that such income is remitted to Pakistan through normal banking channel within two months of the relevant income year.

(b) It is not correct to say that after the withdrawal of exemption in 1996 sea fares were not taken into tax net. Assessments were completed in 914 cases. However, these persons are seldom available on their addresses and throughout the year remain on foreign vessels because of which service of notices for the purposes of filing of return, assessment proceedings and recovery of demand takes ample time for completion of the whole process. The assessment for subsequent assessment years are, therefore, yet pending and not doing completed ex-parto in order to ensure proper assessment and recovery of demand. There is no laxity on the part of the officers and no action against any officer is warranted.

جناب قائم مقام چیئرمین، بنگزئی صاحب آپ بتائیں اپنا poin of order.

POINTS OF ORDER: RE: QUESTIONNAIRE FROM AGHA KHAN BOARD.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، پہلی بات تو یہ ہے جی کہ جن خدشات کا اظہار ہم نے اس ہاؤس میں کیا تھا کہ آغا فاؤنڈیشن کو آپ شمالی علاقہ جات میں university کھولنے کی اجازت دے رہے ہیں، ہماری اس پر reservations تھیں اور خدشات تھے اور تحفظات تھے لیکن جو ہوا سو ہوا لیکن اب جو اخباری اطلاعات کے مطابق ہمیں اطلاع ملی ہے، اس میں انہوں نے ایک سوال نامہ مرتب کر کے 9th class سے لے کر 1st class کے بچے اور بچیوں سے یہ پوچھا گیا ہے کہ آپ نے کبھی اس دوران عمر کوئی sex enjoy کیا ہے۔ یہ کتنے شرم کی بات ہے جی۔ ایک اسلامی مملکت میں---

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ کونسے syllabus کی کتاب ہے، آپ نے وہ syllabus خود دیکھا ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، یہ جی ہے ...Crime Investigation Department

جناب قائم مقام چیئرمین، اخبار کی کیا مرضی ہے یہ سب کچھ لکھ سکتے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، ان کے پاس ہزاروں قسم کی ایجنسیاں ہیں، یہ وہ معلومات لے لیں کہ اخبارات میں یہ خبریں آئی ہیں تو اخبارات کی ---

جناب قائم مقام چیئرمین، بھئی کوئی minister صاحب اس کا جواب دیں گے، انہوں نے کہا ہے کہ بڑی اہم خبر ہے۔ وہ اپنے Education Minister صاحب تو ہیں، آپ آگے نہیں بیٹھے ہوئے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف (وزیر تعلیم)، جناب! یہ میری seat ہے اس پر میرا نام لکھا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ کی seat ادھر ہے، ہم تو آپ کو ادھر دیکھتے ہیں۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، ابھی نام لکھا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اچھا ٹھیک ہے، فرمائیں۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، ایک اخباری خبر کی بنا پر انہوں نے یہ question raise کیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، لیاقت صاحب بیٹھیں، یہ مل گیا۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، لیکن اگر اس میں کوئی truth ہے تو یہ ہمیں سوال نامہ مہیا کر دیں۔ ہم آغا خان والوں کی جوابدہی کریں گے اور ان سے پوچھیں گے کہ سکول میں اس قسم کا سوال نامہ کیوں دیا گیا؟ ان کو تنبیہ کریں گے کہ آئندہ یہ چیز نہ ہو۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین صاحب! اس کام کے لئے یہاں مختلف قسم کی ایجنسیاں کام کرتی ہیں۔ ہم کوئی SHO یا کوئی CID Crime Investigation Department کے بندے تو نہیں ہیں، concerned محکمہ اپنی ایجنسیوں کے ذریعے وہ سوال نامہ ایک منٹ میں ان کو دے سکتا ہے۔ ہمارے پاس اخباری اطلاعات ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ کے پاس کوئی ایسی ایجنسی ہے؟

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، Sir, اگر یہ یہاں پر سوال raise کر سکتے ہیں تو کسی بچے سے وہ سوال نامہ لے کر ہمیں دے دیں، اس کے لئے کسی ایجنسی کی ضرورت نہیں ہو گی۔

(مداخلت)

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، بھئی آسان سی چیز موجود ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، دیکھیں اخبار کی کیا بات ہے، وہ تو روز آپ کو prime minister بھی بنا دیتے ہیں you see, it has to be made something ہاں۔

Senator Muhammad Ishaq Dar: But that is separate issue.

Sir, ادارئیے چھپے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، اس پر بار بار آرہا ہے، عوام مشتعل ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، یہ point of order نہیں ہے یعنی آپ proof لائیں، آپ غریب اخبار کو کیوں بدنام کر رہے ہیں؟

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ، ہماری محترمہ جو MMA کی Senator ہیں، انہوں نے یہ خود پڑھا ہے۔

Mr. Acting Chairman: Please, sit down.

آپ کا point of order آئے گا، please, let one person speak مہیم خان۔

Senator Wasim Sajjad (Leader of the House): Anything which appears in the newspaper and we will be taking it correct?

Mr. Acting Chairman: That is exactly what I said.

Senator Wasim Sajjad: There are so many allegations sir...

Mr. Acting Chairman: This is exactly what I have said that lot of things come, their base is hear and say

اس میں اخبار والوں کا کوئی قصور نہیں ہے، ان کو کوئی جا کر feed کرتا ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد، Sir, یہ point of order نہیں بنتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، ہاں، اچھا مہیم خان صاحب بولیں، what is your point of order?

سینیٹر مہیم خان بلوچ ، جناب چیئرمین ! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ Federation کے چاروں صوبوں کے اندر بلوچستان سیاسی معاشی اور معاشرتی حوالے سے پسماندہ ہے اور اسے پسماندہ رکھا گیا ہے۔ اس سلسلے میں گزشتہ اجلاس کے دوران پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ اور سابقہ وزیر اعظم چوہدری شجاعت صاحب نے آکر اسی ایوان میں ---

جناب قائم مقام چیئرمین، مشاہد صاحب آپ انہیں سنیں۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ، اسی ایوان میں بلوچستان کے مسائل کے حوالے سے ایک کمیٹی کے نام سے یہاں پر سیاسی دسترخوان کا اعلان کیا اور اس سیاسی دسترخوان کے اعلان کے بعد ہم نے اور پورے بلوچستان نے محسوس کیا کہ چوہدری شجاعت صاحب نے جو سیاسی دسترخوان بچھایا ہے' اب بلوچستان کو اس دسترخوان پر بیٹھنے اور اس ملک کے وسائل کے حوالے سے اسے کھانے کا موقع دیا جائے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دو مہینے گزرنے کے باوجود نہ وہ کمیٹی آئی۔ کل ایک نئی resolution آئی اور اس resolution میں یہ ہوا کہ اب ایک joint Parliamentary Committee بنے گی۔ اس کمیٹی سے ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ جو چوہدری شجاعت صاحب کا سابقہ دسترخوان لپیٹ دیا گیاہے۔ اب وہ دسترخوان لپیٹنے کے بعد بلوچستان میں محرومی کا سلسلہ پہلے سے اور بڑھ گیا ہے۔ لہٰذا میں یہ کہتا ہوں کہ چوہدری صاحبان کے دسترخوان سے جو کہ political ہے' وہ ایک پارٹی کے سربراہ ہیں' ان کے دسترخوان سے بلوچستان کو کچھ نہیں ملا تو آنے والے دسترخوان سے بھی کچھ نہیں ملے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، دیکھئے' بہت دسترخوان بچھ گیا۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ، میری بات سنیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ-----

سینیٹر وسیم سجاد، جناب! یہ point of order نہیں بنتا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، یہ point of order بنتا ہی نہیں ہے۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ، میں مکمل تو کرلوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، مہیم خان! آج time نہیں ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب! آج time نہیں ہے' اور بھی business کرنا ہے۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ، میرے قائد آپ مجھے چھوڑیں' آپ تو میری اس تحریک کے قائد ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ بلوچستان نیشنل پارٹی ایک عوامی پارٹی ہے اور میں اس پارٹی کا سربراہ ہوں۔ کل کی Resolution کے سلسلے میں مجھے کوئی آگاہی نہیں' مجھ سے کوئی رابطہ ہی نہیں کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ Resolution بلوچستان کے مسئلے پر ہے اور مجھے by pass کیا گیا ہے۔ میں اس پر احتجاج کرتا ہوں-----

جناب قائم مقام چیئرمین، مہیم خان صاحب! ذرا ادھر دیکھیں۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ، ہذا میں اپنا احتجاج ریکارڈ کرانے کے لئے اس اجلاس کا بائیکاٹ کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، مشاہد صاحب! آپ انہیں سمجھائیں کہ کیا ہو رہا ہے اور انہیں لائیں۔ Mr. Wasim Sajjad, do you want to answer that?

سینیٹر وسیم سجاد، جی میں صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جو سیاسی دسترخوان بچھایا گیا تھا اس کی جگہ کل ایک بہتر دسترخوان بچھایا جائے گا، جس میں زیادہ خوبصورت لوگ بیٹھیں گے، اچھے کھانے ہوں گے۔ اس لئے کل وہ Resolution move کی گئی ہے اور انشاء اللہ یہ دسترخوان بہتری کی طرف گامزن ہو گا۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، میرا بھی point of order ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اب آپ کا بھی ہے۔ اچھا آپ دو منٹ بول لیں۔ رضا خان کے سارے points of order آج ہو گئے ہیں۔ جی اسحاق ڈار صاحب۔

ii) RE: JIGSAW PUZZLE WITH QUAID'S PHOTOGRAPH.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب بہت شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے اس ایوان کی اور جو relevant Minister ہیں ان کی بڑے serious matter پر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جناب! اللہ تعالیٰ کے بعد آپ کے اوپر ایک تصویر لگی ہوئی ہے، The founder of the country Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah. Sir, on Monday, I was travelling on international flight to come to the Session. وہاں میرے ساتھ ایک family تھی اور آپ کو یاد ہو گا کہ PIA والے بچوں کو Jigsaw puzzle لا کر دیتے ہیں تاکہ وہ flight کے دوران busy رہیں، وہ جو Jigsaw puzzle تھا وہ کبھی گرتا تھا، کبھی کچھ ہوتا تھا اور کبھی پاؤں میں آ رہا تھا۔ Sir, you will be shocked to know کہ PIA نے قائداعظم محمد علی جناح کا Jigsaw puzzle بنایا ہوا ہے۔ As of today and sir, this puzzle, I got a copy for

اس کی میں نے Chief Steward کو request کی۔ میں آپ کے توسط سے اس ایوان کی me. توجہ دلاؤں گا کہ اس کے pieces بار بار پاؤں میں گر رہے تھے۔ جناب! اتنی بے حرمتی ہو رہی تھی۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، ان کا Jigsaw puzzle تو سب نے ہی بنایا ہوا ہے but anyhow......

سینیٹر محمد اسحاق ڈار ، نہیں جناب! let's take it serious sir.

Mr. Acting Chairman: I am serious, I am telling you.

اُن کا نام آتا ہے، کام نہیں آتا۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار ، جناب PIA کی flight پر Sir, I would have not known it, it was by accident that next to my seat a child was sitting and he was given this puzzle. اور مجھے نہیں پتا کہ وہ گر رہا ہے اور پاؤں میں آ رہا ہے۔ جناب مہربانی کرکے اس پر غور کریں۔ آپ Defence Minister کو direct کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، اب یہاں Defence Minister صاحب تو نہیں ہیں، ہم ان کو بتا دیں گے۔ وسیم صاحب! آپ ذرا یہ communicate کر دیں گے۔ آئندہ یہ Jigsaw puzzle کسی بکرے کا ہو یا کسی اور کا ہو۔

سینیٹر وسیم سجاد ، میں کہوں گا کہ آئندہ ایسا Jigsaw puzzle بنایا جائے جس کے pieces نہ ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، Pieces نہ ہوں، ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد ، ان کا بنا دیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار ، جناب! آپ اپنا بنوا لیں، Leader of the House کا بنوا لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، اب ہم اس قابل رہ گئے ہیں یعنی یہ دستار فضیلت جو آپ نے میرے سر پر رکھی ہے، آپ اس کا فٹبال بناتے ہیں۔ جی پروفیسر خورشید صاحب۔

iii) RE: ATTACK ON AL-AQSA MOSQUE.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بے حد ممنون ہوں۔ آج کے " نوائے وقت" میں پہلی لائن یہ ہے کہ" جنونی یہودیوں کا مسجد اقصیٰ پر دھاوا"۔ اس کی تفصیلات یہ ہیں کہ کئی ہزار یہودی extremists نے مسجد اقصیٰ پر آگ لگانے کے لئے کئی اطراف سے حملہ کیا ہے۔ یہ ایک serious واقعہ ہے' اس پر حکومت پاکستان کو notice لینا چاہیے' احتجاج کرنا چاہیے۔ آپ کو معلوم ہے کہ جب 1969ء میں مسجد اقصیٰ پر حملہ کیا گیا اور آگ لگائی تو اس کے نتیجے میں OIC قائم ہوئی اور پورے عالم اسلام نے اس پر notice لیا تھا۔ آج یہ پھر ہو رہا ہے اور ہم خاموش ہیں' میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر فوری notice لینے کی ضرورت ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ۔ منسٹر صاحب آپ اس کو respond کریں گے' you don't have to.

Ch. Shahid Akram Bhinder (Minister of State for Law, Justice and Human Rights): Don't have to but this is for the information that National Assembly today متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور کر چکی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ۔ تو پھر ہماری طرف سے بھی کچھ ایسی چیز آپ تیار کریں۔ جی کمیلی صاحب۔

سینیٹر محمد عباس کمیلی: جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ گزشتہ سیشن کے سلسلے میں نیشنل اسمبلی کے سٹاف کو honorarium دیا گیا ہے جب کہ سینیٹ کے سٹاف کو نہیں دیا گیا ہے۔ یہ زیادتی ہے۔ یہ تفریق نہیں ہونی چاہیے' یہ discrimination نہیں ہونی چاہیے۔ سینیٹ کے تمام عملے کو بھی یہ honorarium دینا چاہیے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. We will look into it.

سینیٹر محمد عباس کمیلی: اس کے علاوہ CDA کے ملازمین کو بھی نظر انداز نہیں

کرنا چاہیے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: یہ فرق نہیں ہونا چاہیے۔ یہ بات صحیح ہے۔ ان کا بھی حق ہے' ان کو بھی ملنا چاہیے۔

Mr. Acting Chairman: We will look into it. Mumtaz Bibi Sahiba.

اپنی تقریر ذرا short رکھیں۔

iv) RE: RELEASE OF FUNDS FOR SENATOR'S SCHEMES

سینیٹر ممتاز بی بی: جناب والا! میں release of funds کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔ میری دونوں schemes کے متعلق مجھے 17 اگست کو Ministry of Local Government کی طرف سے ایک خط ملا ہے جس کے تحت یہ schemes پاس ہو چکی ہیں۔اس میں AGPR کو لکھا ہے کہ متعلقہ محکموں کو cross cheques دے دیئے جائیں۔ ایک scheme بجلی کے متعلق ہے اور دوسری گلیاں پختہ کرنے اور roads وغیرہ کے متعلق ہے۔ متعلقہ وزیر صاحب نے کہا ہے کہ اس میں کوئی fault ہے۔میں دو تین دن سے اس کے پیچھے پڑی ہوئی ہوں لیکن انہوں نے کہا ہے کہ آپ مجھے دو دن دیں۔ اب اس میں ایسا کون سا fault ہے جو ابھی تک ٹھیک نہیں ہوسکا۔ یہ کوئی مشین تو نہیں ہے کہ اس کو ٹھیک کرنے کے لئے کوئی انجینئر آئے گا جو اس کا کوئی پرزہ ٹھیک کر دے گا۔ یہ account کا مسئلہ ہے۔میری عرض ہے کہ کام وقت پر ہونا چاہیے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you so much. Now we take up the leave applications.

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب والا! Point of order.

جناب قائم مقام چیئرمین: رضا صاحب! چھوڑیں' بعد میں پوچھ لینا کیونکہ time نہیں ہے and I have to do some other business.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ: جناب والا!----

جناب قائم مقام چیئرمین: اکبر صاحب! آپ تو آج کافی بول چکے ہیں۔ میں انہیں بھی موقع نہیں دے رہا ہوں۔ اس لئے let us have some time from this side.

Senator Muhammad Akbar Khawaja: Sir, I have the mike.

Mr. Acting Chairman: You have the mike but do not have permission. Please sit down. Pari Gul Sahiba.

سینیٹر آغا پری گل، جناب والا! مہیم خان بلوچ صاحب نے جو کچھ کہا ہے، میں ان کی تائید کرتی ہوں۔ واقعی یہ بات صحیح ہے کہ اگر کوئی بلوچستان کی بات ہوتی ہے تو اس سے متعلق ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں بلوچستان کے اراکین شامل کریں، چاہے یہ opposition کے اراکین ہوں یا ہم ہوں۔ جو بھی بلوچستان کا مسئلہ ہوتا ہے یہ آپس میں بیٹھ کر طے کر لیتے ہیں۔ ہم بلوچستان والوں کو پتا ہی نہیں ہوتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ petroleum یا بجلی کے متعلق جتنے بھی points ہیں، یہ زیادہ تر بلوچستان سے متعلق ہیں۔ جناب والا! میں آپ سے درخواست کروں گی کہ جب بھی بلوچستان کی باری آتی ہے اور اس سے متعلقہ petroleum اور بجلی کے points ہوتے ہیں تو اس وقت آپ کے Question Hour کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ آپ اس مسئلہ پر نظرثانی کریں۔ بڑے اہم points ہوتے ہیں اور یہ points آپ کے سیکریٹری صاحب بڑے short دیتے ہیں، سوال کیا ہوتا ہے اور جواب کیا دیتے ہیں۔ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ تفصیل سے جواب دیا گیا ہو۔ میں اپنے وزراء صاحبان سے یہ گزارش کروں گی کہ کم از کم بلوچستان سے تعلق رکھنے والے سینیٹر کے سوالات کا تفصیل سے جواب دیں۔ آپ ایک اچھے انسان ہیں۔ آپ ہم سینیٹروں کی بہت عزت کرتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کا بھی احترام کرتے ہیں۔ آپ ہمارا ساتھ دیں۔ یہ questions ذرا ٹھیک کروائیں کیونکہ اکثر ہماری بدنامی ہوتی ہے۔ آپ کاپی میں دیکھیں کہ ایک مکمل سوال ہوتا ہے اور جواب چھوٹا سا ہوتا ہے۔ ہمیں تفصیل کا تو پتا ہی نہیں ہے کہ اس سے آگے کیا ہے۔ یہ چیز سینیٹروں سے کیوں چھپاتے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ ذرا سختی سے order کریں۔ ایک petroleum کا question رہتا ہے۔ اسے please لے لیں۔ یہ

ہمارے عوام کے فائدے کے لئے ہے۔ آپ اسے دیکھ لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : نہیں۔ I cannot take that but Wasim Sahib!

can youexplain to the House regarding this Committee? آپ کمیٹی کے بارے میں بتا دیں۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل، وہ بھی تو ہمارے ہی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ ان کے ہیں اور آپ ہمارے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ یہ تو اچھی بات ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد : میرا خیال ہے کہ اگر Opposition کو اعتراض نہ ہو تو we can have a special session on Balochistan جس پر انہی کے questions ہوں، انہی کے adjournment motions ہوں۔ ایک exclusive session کر لیتے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Would you have sense of the House?

آپ propose کریں I will do it. تاہم اب تو ہو نہیں سکتا ہے، اگلی دفعہ کریں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، point یہ اٹھایا گیا ہے کہ ہم سے یعنی بلوچستان کے سینیٹروں سے پوچھا ہی نہیں جاتا ہے اور وسیم صاحب خود ہی فیصلے کر لیتے ہیں۔ She is saying that آپ یہ سب کچھ کیسے کر لیتے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Let me clear to this House...

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، یہ انہوں نے کہا ہے کہ آپ اپنے طور پر فیصلے کر لیتے ہیں اور ان سے پوچھتے بھی نہیں ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد : کل جو فیصلہ ہوا تھا، وہ آپ سب کے مشورے سے ہوا تھا۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ بلوچستان کے مسائل اکثر یہاں آتے ہیں اس لئے ایک exclusively session بلوچستان کے متعلق کر لیتے ہیں۔ اس میں انہی کے سوالات ہوں گے اور انہی کی adjournment motions ہوں گی، ان پر انہی کی تقاریر ہوں گی اور انہی کی باتیں ہوں گی۔

اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہو گی۔

(مداخلت)

سینیٹر وسیم سجاد: اگلے session میں یہ کر لیتے ہیں۔ One day will be exclusively for the Balochistan.

سینیٹر آغا پری گل: ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ایک سیشن صرف ہمارے لئے ہو۔

Mr. Acting Chairman: Not a bad idea. Because rest of the business اب ہو نہیں سکتا can we now. ------

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: کوئی مذاق نہیں ہو رہا، بلیدی صاحب آپ کو کس نے کہا کہ مذاق ہے۔ انہوں نے seriously بات کی ہے۔ He has suggested, he is the leader of the House. آپ مذاق مذاق کی بات نہ کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی: ہمیں بھی بات کرنے کا حق ہے، بلوچستان پاکستان کا صوبہ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: تو یہی تو وہ کہہ رہے ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد: نہیں میں یہ کہہ رہا ہوں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ایک دن، ایک دن آپ پورا رکھ لیں۔

Mr. Acting Chairman: Give one day to the problem so whats wrong with that. This issue is closed please.

کیا آپ نے کوئی نئی بات کرنی ہے؟ Look but make it very short. I am running very short of time, please.

Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Mr. Chairman, I have report in front of me, the report of the Senate Committee on Foreign

Relations, let me commend the Chairperson of this committee.

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ ذرا زور سے بولیں بالکل آواز نہیں آرہی۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ، یہ جناب ایک رپورٹ produce کی ہے سینیٹ کی Foreign Relation Committee نے ۔ اچھا کام کیا ہے لیکن میرا ایک concern ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ابھی اس پر آئے نہیں ہیں۔

Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: No, no this is different report.

جناب قائم مقام چیئرمین، مجھے تو کچھ پتا نہیں ہے۔ جب تک officialy lay نہیں ہو گی، اکبر صاحب for God's sake.....

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ، جناب چیئرمین، اس میں ایک بڑا serious concern ہے۔ اس رپورٹ کے پیچھے USAID کے ایک ایجنٹ کی stamp ہے ۔ میرا concern یہ ہے کہ کسی بھی کمیٹی کی رپورٹ کی کوئی بھی publication کسی USAID کے ایجنٹ یا کسی external agent کے حوالے نہ کی جائے بلکہ سینیٹ خود ایسی publications کو produce کرے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ٹھیک ہے taken notice of بادینی صاحب آپ کو کچھ کہنا ہے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، پری گل آغا نے سوال کیا تھا۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ جو ہم سوال دیتے ہیں کم از کم اس کا صحیح جواب ہمیں ملے۔ جو بھی جواب آتا ہے وہ گول ہے اس کا کوئی پتا نہیں چلتا کہ کیا بول رہے ہیں؟ سوال کیا ہے جواب کیا ہے۔ سب کچھ الٹا ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا محمد رضا Last point of order but make it very short please.

V) Re: Shortage of Teaching Staff.

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! چترال میں ایک علاقہ بونی ہے۔ بونی میں ایک

ڈگری کالج پانچ سال سے قائم ہے لیکن اس میں کوئی سٹاف نہیں ہے۔ نہ کیمسٹری کا، نہ حساب کا، نہ فزکس کا کوئی استاد وہاں پر موجود نہیں ہے۔ اس سال ڈگری کلاسوں میں کوئی داخلہ نہیں ہوا ہے۔ میرا اس پر مطالبہ یہ ہے کہ جب ڈگری کالج آپ نے بنایا ہے اور بڑا دور دراز کا علاقہ ہے اہم علاقہ ہے ، اس کو براہ کرم سٹاف مہیا کیا جائے اور اس کالج میں پینے کے پانی کا سنگین مسئلہ ہے۔ یہ دونوں مسئلے ترجیحی بنیادوں پر حل کئے جائیں۔

Mr. Acting Chairman: You want to respond to this that the degree college in Chitral somewhere

اور وہ کہہ رہے ہیں وہاں پر یہ سہولیات نہیں ہیں۔

Lt. Gen. (Retd.) Javaid Ashraf: They come under the provincial government. We do not have any responsibility.

Mr. Acting Chairman: All right, but can you please remind the provincial government on the subject.

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف: مجھے آپ لکھ کر دے دیں تو ہم لیٹر بھیج دیں گے۔

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Acting Chairman: Leave application.

پروفیسر محمد سعید صدیقی صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 20 ,18 ,15 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سردار مہتاب احمد خان عباسی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 23 اور 24 ستمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب رحمت اللہ کاکڑ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 23 اور 24 ستمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، نواب ایاز خان جوگیزئی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 23 تا اختتام حالیہ اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Acting Chairman: Item 3. stands in the Name of Mr. Mushahid Hussain Syed, please move the motion.

Senator Mushahid Hussain Sayed: Sir, under rule 169(1) as Chairman of the Senate Foreign Relations Committee, I lay the report of the committee on which we had a hearing of the recent Indian Elections and this is the second report of the Senate Foreign Relations Committee which we are laying on the floor of the House.

(interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ اسے لا رہے ہیں۔

(interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین، میرے پاس تو نہیں ہے۔ I don't have it.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب وہ بالکل record پر ہے۔ ۱۵ تاریخ کا Adjournment Motion اگر آج بھی نہیں ہے تو جناب کب آئے گا؟

Mr. Acting Chairman: Mushahid Sahib, I beg your pardon, let

us move this Adjournment Motion No.36

Mr. Mushahid Hussain Sayed: O.K. Fine.

ADJOURNMENT MOTION RE: RETIREMENT OF PERSONNEL FROM PAKISTAN STEEL MILLS.

Mr. Acting Chairman: We may take up Adjournment Motion No. 11 moved by Mian Raza Rabbani, Dr. Safdar Ali Abbasi and Mr. Farhat Ullah Babar on the compulsory retirement of six workers of Pakistan Steel Mills Karachi. Mover, please read out.

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, I beg to move on behalf of myself, Mian Raza Rabbani and Farhat Ullah Babar Sahib.

The House may adjourn to discuss the unlawful and illegal compulsory retirement of six persons of Pakistan Steel Mills Karachi. This matter is of urgent public importance involving the livelihood of innocent workers.

Mr. Acting Chairman: Is it being opposed?

Senator Wasim Sajjad: Opposed on technical grounds.

Mr. Acting Chairman: Opposed on technical grounds.

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: Opposed on technical grounds.

Senator Wasim Sajjad: Sir, it is not a matter of recent occurrence. It can be taken into a court of law. It is not a matter which requires the House to adjouirn it.

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: No, sir. It is not in the court of law.

سینیٹر وسیم سجاد، آپ بے شک بولیں۔

(مداخلت)

Senator Wasim Sajjad : It can be checked.

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: It has not been taken.

وہ تو یہاں انتظامیہ کے خلاف agitate کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ اپنی تقریر کریں۔

سینیٹر وسیم سجاد، میں نے oppose کر دیا ہے۔ آپ بولیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب بات یہ ہے کہ پاکستان سٹیل کے اندر چھ ملازمین کی سروسز compulsory retirement کے تحت ختم کر دی گئی ہیں اور اتنے frivolous grounds پر ختم کی گئی ہیں کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتا۔ چھ workers کے نام یہ ہیں۔ سید حمید اللہ، مسٹر ایس ایم دانش، محمد عرفان عباسی، نجم الدین ساہو، افضل باجوہ اور صادق علی زرداری۔

جناب چیئرمین! اس میں ان کو show cause notice دیا گیا ہے۔ ان کو پہلا show cause دیا گیا ، مئی کو، اور اس میں basically ان کے خلاف allegation یہ تھا کہ انہوں نے بقول انتظامیہ کے کہ وہ ایک آفیسر کے پاس گئے اپنے issues کو agitate کرنے کے لئے، اس issue کو agitate کرنے کے لئے انہوں نے وہاں جاکر بات کرنا چاہی، تو اس کی بنیاد پر ان کو نوٹس دیا گیا، جو کہ ، مئی کا نوٹس ہے اور ۸ ستمبر کو ان کی سروسز پاکستان سٹیل سے ختم کر دی گئیں۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اتنی frivolous grounds پر اگر آپ مزدوروں کو باہر کرنا شروع کردیں۔ یہ حکومت پہلے ہی retrenchment کے حوالے سے اور لوگوں کی نوکریاں ختم کرنے کے حوالے سے بدنام ہے۔ اگر اس طرح کے اقدامات کرنا شروع کریں گے تو اس سے مزدوروں کے اندر ہیجانی کیفیت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ میری درخواست

یہ ہوگی کہ ان چھ کے کیسوں پر، حکومت اور وزارت انڈسٹریز نظرثانی کرے، باقاعدہ study کرنے کے بجائے آپ اس کو kindly Committee on Industries and Production کے حوالے کریں تاکہ اس پر ہم سیرحاصل گفتگو کرسکیں۔ میں ایوان کا وقت بھی بچانا چاہتا ہوں اور اگر آپ اسے کمیٹی کو refer کرتے ہیں تو اس میں ہمیں examine کرنے میں آسانی ہوگی۔ میری درخواست ہے کہ آپ اسے کمیٹی کے حوالے کریں۔

سینیٹر وسیم سجاد، گو میں نے technical grounds پر oppose کیا ہے۔ مناسب یہ ہوگا کہ جو متعلقہ وزیر ہیں وہ اس کی رپورٹ لے کر ہاؤس میں پیش کر دیں۔ جہاں تک کمیٹی کا تعلق ہے کمیٹی کو از خود یہ اختیار ہے کہ یہ معاملہ لے لے، ہر چیز refer کی تو یہاں پر ایک طوفان آجائے گا۔ So, let the committee take it up.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب چیئرمین! ابھی وسیم سجاد صاحب نے کہا ہے کہ متعلقہ وزیر آکر جواب دیں گے۔ جناب میرا ۱۵ ستمبر کا نوٹس ہے۔ آج ۲۴ ستمبر ہوگئی ہے۔ تحریک التواء کا جواب اگر نہیں آیا تو میں کیا سمجھ سکتا ہوں۔

Senator Wasim Sajjad: It has been taken up suddently today.

(مداخلت)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی، میں نے ۱۵ تاریخ کو نوٹس دیا تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا صاحب کو بولنے دیں۔ میاں رضا ربانی۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, it has not been taken up suddenly. This matter was in your notice and it was in the notice of the Chairman as well and I think, it is a question where the livelihood of the working class is involved. It would be appropriate if you could kindly refer this matter to the Standing Committee. There is already a precedent where the Sui Gas matter was taken up, a special committee was constituted and that is looking into this matter with regard to the Sui Gas

and we have held one meeting. Now, Bhinder Sahib, who is the Chairman , he will be calling another meeting as well. So, therefore, my request to you would be sir, that this be referred to the Standing Committee.

Mr. Acting Chairman: I believe, there is some kind of report on this subject. I am just sending it to Wasim Sajjad. Wasim Sahib, there is a report which has come on the same matter.

سینیٹر وسیم سجاد۔وزیر صاحب آ جائیں، مناسب ہو گا کہ وہ جواب دے دیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی۔ پتا نہیں آج وزیر صاحب آئیں گے یا نہیں۔

Mr. Acting Chairman: We shall take up this issue in the next sitting otherwise in the meantime you can refer it to the Committee.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, you have to refer it to the Committee.

Mr. Acting Chairman: Any member can do it.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, you can refer it to the Committee, there will be no problem.

Senator Wasim Sajjad: Sir, if you set up a precedent then every adjournment motion will go to the committee.

Mr. Acting Chairman: No there will not be a precedent. This is for one time I am referring it to the committee. We have to get to the rest of the things. Item No. 3 stands in the name of Mr. Mushahid Hussain Sayed. Please move the motion.

LAYING OF REPORTS

i) SENATE FOREIGN RELATIONS COMMITTEE.

Senator Mushahid Hussain Sayed: Sir, under Rule 169 (1) I am placing before the House the report of the Senate Foreign Relations Committee which is by the way the second report on the elections in India and this was the unique feature that this was a hearing which is open to the public and we also had experts apart from the Foreign Secretary, who gave this. This is the second report and we are the only Committee which is issuing a monthly report. I want to thank all my members from both sides who have cooperated in the formulation of the report and this is a verbatim record of that hearing. Thank you very much.

Mr. Acting Chairman: Report stands presented and I may tell you, it is an excellent report. Item No. 4 stands in the name of Ch. Muhammad Anwar Bhinder, please move the motion.

ii) IMPLEMENTATION OF GOVERNMENT ASSURANCES.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to present the first report of the Functional Committee on the Government assurances on the implementation of the assurances given by the Government on the floor of the House.

LEGISLATION BUSSINESS

CONSIDERATION OF CODE OF CRIMINAL PROCEDURE (AMENDMENT) BILL, 2004.

Mr. Acting Chairman: The report stands presented. Item No. 5. Mr. Wasim Sajjad.

Senator Wasim Sajjad: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill 2004] as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Acting Chairman: There is a message from the National Assembly regarding transmission of that Bill and the message says, "In pursuance of Rule 122 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly 1992, I have the honour to inform that the National Assembly has passed the Federal Public Service Commission Amendment Bill 2004 on the 23rd of September 2004." Mr. Wasim Sajjad.

Senator Wasim Sajjad: Sir, I have moved this for consideration. It is a very short Bill. The purpose of the Bill is to make an amendment in Section 345 of the Criminal Procedure Code so as to enable Section 147 and 148 which is roiting and roiting with deadly weapons to be made into compoundable offences. If they are attached with the offensive, they are compoundable. It is a very simple Bill. Sir, it may be taken into consideration.

Mr. Acting Chairman: Now we may take up the legislative business please move item No. 5.

سینیٹر وسیم سجاد: میں نے move کر دیا ہے، اگر oppose نہیں کیا جا رہا تو اس کو put کر دیں۔

Mr. Acting Chairman: There is an amendment in the name of Raza Rabbani. Prof. Ghafoor Ahmed has also given notice of the identical

amendments. So both the notices are clubbed.

(At this stage the Azan was heared in the House).

جناب قائم مقام چیئرمین: بھنڈر صاحب یہ سینیٹ کمیٹی کو refer ہونے والی ہے۔

There is an amendment in the name of Raza Rabbani, Prof. Ghafoor Ahmed has also given a notice of an identical amendment. So, both the notices are clubbed. Please move the amendment.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amdment) Bill, 2004], as passed by the National Assembly, be referred to the concerned Standing Committee.

Mr. Acting Chairman: Is it opposed?

Mr. Muhammad Wasi Zafar (Minister for Law, Justice and Human Rights): Opposed.

جناب قائم مقام چیئرمین: پروفیسر غفور صاحب! یہ وہی ہے ' same thing, right, fine.

Now it has been moved that the Code of Criminal Procedure Amendment Bill, 2004 as passed by the National Assembly and transmitted to the Senate be referred to the Standing Committee concerned.

(The motion was negatived)

Mr. Acting Chairman: Alright. Anybody would like to speak?

کاپیاں agenda کے ساتھ circulate کی ہیں۔جی فاروق نائیک صاحب آپ بولیں گے۔

Senator Farooq Hamid Nack: Mr. Chairman, thank you for

giving me the opportunity. Mr. Chairman a withdrawal in a case is the result of an act of party namely the complainant without the consent of the accused. Whereas composition pre-suppose is an arrangement between the both parties an imply consent of the accused. The concept of pre-bargaining is against public policy. The concept of negotiated settlement in criminal law is not permissible. The offence of hurt and offence of murder is an offence against human body whereas rioting which is dealt with Section 147 of the Pakistan Penal Code, deals with an offence which is against the public tranquality. Composition of an offence against the public tranquility is an offence which concerns the public at large. Now the Bill that has been proposed by the Minister for law is not here. I think so, OK, he is here. Because he did not move the Bill this' is the reason I thought, he is not here.

He seeks an amendment in a very discriminatory fashion. The Bill as such does not want to make the offence of rioting compoundable in totality. If I would read the Bill, it says; "The person against whom the offence was committed or the heirs of such person, as the case may be, if the offence was committed alongwith another compoundable offence." If this offence is committed, the rioting is an outcome of an unlawful assembly. Where 5 or more persons are there, an unlawful assembly takes place, the rioting comes into effect. Now, if rioting takes place in its own, individually, the offence remains still non-compoundable but if it is coupled with the offence which is compoundable and the object and the reasons that have been given for making this offence compoundable

alongwith compoundable offences are two, that is, murder and hurt and not anything else.

Now, sir, as you are aware, as far as the murder and hurt are concerned, if we look into the original Section 345 of CrPC which is sought to be amended under the original 345 CrPC which was framed during the days of the English Raj, it has got two sub-Sections. Section 345 deals with composition of offences in the Pakistan Penal Code which can be compounded without the permission of the Court by the complainant, as well as accused. There is sub-Section (2) of Section 345 which deals with composition offences with the permission of the Court. In the original Section 345, section 147; rioting was neither compoundable under sub-Section (1), nor was compoundable under sub-Section (2) of Section 345.

Now, what happens in the sub-Section (2) of Section 345 in the original Section 345, hurt was compoundable with the permission of the Court but murder was not compoundable with the permission of the Court even in those days. But this Law was changed as far as the murder and hurt are concerned by the Criminal Law Amendment Act of 1997 which is also known as the *Qasas* and *Diyat* Act. Under this Act Pakistan Penal Code was amended and the Law pertaining to murder and hurt and abortions were made in conformity with the injunctions of Islam as laid down in the Holy *Quran* and *Sunnah*. So, the offence of murder as well as the offence of hurt were brought under *Qasas* and *Diyat* compensation and composition with the permision of the legal heirs of the deceased.

Now, even in the Criminal Law Amendment Act, so, the murder and hurt were made compoundable because of the injunctions of Islam and not because of the Civil or the Criminal under the Criminal jurisprudent. Now, even in the Criminal Amendment Act which was passed in 1994 the offence of rioting was not made compoundable. The reason behind it was because rioting was an offence against public tranquility, number one and number two; rioting did not fall within the purview and within the ambit of *Qasas* and *Diyat* or within the ambit and purview of the injunctions of the Holy *Quran* and *Sunnah*. This was the reason, in the Criminal Amendment Act of 1994 which was the *Qasas* and *Diyat* Act, the offence of rioting was not compoundable. Now, in Chapter 26 (A) was also amended by the Criminal Amendment Act and this was concerning hurt which was caused while committing lurking house trespass. Now, they are talking about hurt and murder to be made compoundable while the rioting takes place but in the Criminal Amendment Act of 1994 which was amended keeping into view the injunctions of Islam, the hurt which was caused while the lurking house trespass took place or a *qatal* which took place, while lurking house trespass, it was not made compoundable. The composition was not allowed because it was contrary and against the injunctions of Islam. Only the hurt and *qatal* were made compoundable.

So, now if Section 147 is amended in the manner which has been passed by the National Assembly, my submissions are that it would not be in conformity with the injunctions of the Quran and Sunnah No. 1 and

No. 2, an offence against public tranquility which has got nothing to do with the human body, would be made compoundable and this is something which is against and negation of the criminal jurisprudence all over the world. Nowhere in the world rioting is compoundable, even in India rioting is not compoundable and in the manner in which the rioting is being a compoundable only for murder and hurt and not otherwise, it is again a discrimination which has been created in the law itself.

So, I would suggest that this matter be referred to the Standing Commitee so that the detailed analysis should take place as to whether this amendment is within the ambit of law, within the purview of injunctions of Quran and Sunnah and only then amendment if necessary should be made in the said Bill.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much, anybody else. Yes, Bhinder Sahib.

Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder: In reply to the answer to my learned brother, I would very humbly submit that he has submitted that in *Qasas* and *Deyat* Ordinance, the offence of murder was made compoundable and it was theinjunction of Islam but however, it was done according to the injunctions of Islam and now what this Bill says, that says that if it is committed, if the offence of rioting is committed alongwith the murder then it would be a compoundable offence that means that whatever was compoundable under Islam, this offence has also been made compoundable under Islam.

Therefore, there is no negation of any injunction of Islam No. I and No. 2 so far as this basic offence is concerned, it has been made yes, non-compoundable, if it is independently committed, but if it is committed with a compoundable offence, yes, there was no one, there was practical difficulty that when you compound the offence of murder in a murder case then in that eventuality 147 and 148 were there. They will not compoundable. This was compoundable, in order to remove that difficulty that the offence of murder should become compoundable as ordained by the injunctions of Islam. This Act has been brought into force and this 147and 148 have been made compoundable and I think there is no violation of the injunctions of Islam and there is no violation of any tranquility or any breach of law or any commotion or any other thing. This is in accordance with the injunctions of Islam and the Bill should be passed.

Mr. Acting Chairman: Thank you, anybody else.

Senator Wasim Sajjad: I totally agree with Mr. Anwar Bhinder. He has answered all the questions and I adopt all his arguments.

Mr. Acting Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure 1898, the Code of Criminal Procedure Amendment Bill 2004, as passed by the National Assembly be taken into consideration.

(The motion was adopted)

Mr. Acting Chairman: We may now take up the second

reading of the Bill, clause by clause consideration of the Bill. Clause 2, since there are no amendments, the question is that clause 2 form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Acting Chairman: There is an amendment in the name of Prof. Ghafoor Ahmad in clause 3. Please move the amendment.

Senator Prof. Ghafoor Ahmad: Clause 3 of the Code of Criminal Procedure Amendment Bill, 2004 in column 8 the word "ditto" be substituted by the word "Magistrate of the first class".

Mr. Acting Chairman: It is opposed.

فرمائیں۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد، مجھے کچھ کہنا نہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، Mover صاحب بات کریں۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد، جہاں پر Any Magistrate ہے میرا کہنا یہ ہے کہ وہاں پر Magistrate of First Class ہو تاکہ وہ صحیح طریقے سے انصاف کر سکے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کیا آپ اس کا جواب دیں گے؟

سینیٹر وسیم سجاد، اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ amendment put کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، Put کردیں؟

It has been moved that in clause 3 of the Bill in column 8..........

(interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں، مجھے procedure کرنے دیں، for the word "ditto"...

سینیٹر وسیم سجاد، یہ withdraw ہو گیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ withdraw کر رہے ہیں' alright, fine.

سینیٹر وسیم سجاد، Clause-3 put کر دیں۔

Mr. Acting Chairman: The question is that Clause-3 form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Clause-3 stands part of the Bill. Now, we come to Clause-1 Preamble and Title of the Bill, the question is that Clause-1 Preamble and Title do stand part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Please, move.

Senator Mr. Wasim Sajjad: Sir, with your permission, I beg to move that the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2004], be passed.

Mr. Acting Chairman: Any discussion, anybody wants to talk about?

سینیٹر وسیم سجاد، نہیں جی ہو گیا ہے۔

Mr. Acting Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2004], be passed.

(The Bill was passed)

Mr. Acting Chairman: In exercise of power...

Senator Prof. Khurshid Ahmad: Mr. Chairman, Resolution.

جناب قائم مقام چیئرمین ، جی ، resolution یہ بہت جلدی والی resolution ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ، نہیں ، نہیں بہت ضروری ہے جناب چیئرمین ! Election کے سلسلے میں جو گفتگو اس سے پہلے ہوئی تھی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، فرمائیے۔

RESOLUTION RE: CONDEMNATION OF ATTACK ON AL-AQSA MOSQUE.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ، میں بے حد ممنون ہوں کہ Government کی party اور Opposition کی party نے ہمارا اس میں ساتھ دیا ہے اور مشترکہ طور پر میری ، مشاہد سید صاحب ، میاں رضا ربانی صاحب ، اسحاق ڈار صاحب اور وسیم سجاد کی طرف سے میں resolution پیش کر رہا ہوں۔

"The Senate of Pakistan condemns, in the strongest terms, the recent shameful sacrilegious effort by Zionest extremists to gate-crash into the Alaqsa Mosque, the first Qibla and third holiest Mosque in Islam with the intent to set it on fire and to damage the Mosque. The Senate recommends the Government of Pakistan to take up the issue with UN, OIC and take all necessary steps to protect the security of the Alaqsa."

Mr. Acting Chairman: Thank you. You want to say something on this.

Senator Wasim Sajjad: Yes, I just want to say that we have all joined in the movement of this Resolution and I do hope that will be passed unanimously.

Mr . Acting Chairman: The Resolution stands passed unanimously.

In exercise of the power conferred by Clause-1 of Article-54 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate Session, summoned on 15th of September, 2004, on the conclusion of the business.

Sd/

(General Pervaiz Musharraf)

President

Thank you very much everybody.

[The House then was prorogued sine die]